REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN – 143516

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۰۳ ہجری — ۲۲ تبوک ۱۳۶۲ ہش — ۲۲ ستمبر ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۸ تبوک (ستمبر)۔ روزنامہ الفضل ربوہ کی اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہلِ قافلہ مورخہ ۸۳/۹/۸ کی صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر اپنے تاریخی دورۂ مشرقِ بعید (سنگاپور۔ فجی۔ آسٹریلیا اور سری لنکا) کے سلسلہ میں کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرے۔ اور دینِ اسلام کے غلبہ کے نئے راستے کھولنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

قادیان ۱۸ تبوک (ستمبر)۔ محترم ناظر صاحب خدمتِ درویشان ربوہ کے مکتوبِ گرامی محررہ ۸۳/۹/۱۵ میں درج شدہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۸۳/۹/۱۴ صبح آٹھ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ "پیٹ میں نفخ کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ کندھے اور ٹانگوں میں درد بدستور ہے۔" احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی طبیعت بھی پیٹ کی خرابی اور مسلسل رات کو بخار ہو جانے کی وجہ سے کئی روز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم موصوف کو کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے۔ اور آپکا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۲ ہش / ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور قادیان و ربوہ کے رُوحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یاری پورہ میں

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی دسویں دو روزہ سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا ورودِ مسعود!

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ فضائلِ اسلام اور عقائدِ احمدیت پر علمائے کرام کی پُر مغز تقاریر

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

یاری پورہ (کشمیر) میں مورخہ ۲۷-۲۸ اگست ۱۹۸۳ء کو جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی دسویں سالانہ کانفرنس بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوئی۔ جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بنفسِ نفیس مع مقدس افرادِ خاندان شرکت فرمائی۔ اس خالص دینی و روحانی اجتماع میں کشمیر کی جماعتوں کے قریباً سات سَو نمائندگان کے علاوہ مقامی غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں شامل ہو کر جملہ تقاریر کو دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ سماعت کیا اور بہت متاثر ہوئے۔ جلسہ گاہ میں حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اور اس کے علاوہ لوگ جلسہ گاہ کے باہر راستوں پر کھڑے اور دکانوں میں بیٹھ کر بھی تقاریر سُنتے رہے۔

اس جلسہ کے انعقاد اور اختتام کی خبر آل انڈیا ریڈیو دہلی نے اپنے کشمیری خبروں کے بلیٹن میں بھی نشر کی۔ علاوہ ازیں ریڈیو کشمیر سرینگر نے بھی جلسہ کی کارروائی کے اقتباسات کے ساتھ کانفرنس کی رپورٹ نشر کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کانفرنس کے جملہ انتظامات صوبائی مجلسِ مشاورت نے مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کی قیادت میں سرانجام دیئے جس کے تیرہ ۱۳ ممبران ہیں۔ جملہ ممبران اور ارکانِ مجلس خدام الاحمدیہ نیز احباب جماعت نے پوری جد و جہد اور محنت سے تمام امور سرانجام دیئے۔ کانفرنس کی تشہیر کے لئے پوسٹر اور ہینڈبل شائع کئے گئے۔ روزنامہ "سرینگر ٹائمز" میں بھی کانفرنس کا اشتہار شائع کروایا گیا۔ اور شہر کے چیدہ چیدہ ذی اثر احباب کو دعوت نامے بھی الیتوع کئے گئے تھے۔ نیز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تمام علاقہ میں منادی کروائی گئی۔

کانفرنس کے انعقاد کے لئے یاری پورہ کی پنچایت پارک کے وسیع و عریض میدان میں جلسہ گاہ بنائی گئی۔ سٹیج اور جلسہ گاہ کے احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور مختلف جاذب نظر قطعات و بینرز سے سجایا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے گیٹ کے بالکل پاس ہی احمدیہ بک سٹال لگایا گیا تھا۔ جہاں عزیز محمد ابراہیم شاہ صاحب نے نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس سے ذرا فاصلے پر سرکار کی جانب سے میڈیکل ایڈ کے لئے مکرم ڈاکٹر راجہ اعجاز احمد صاحب اور عزیز ڈاکٹر فاروق احمد صاحب نے اپنی میز پر طبی امداد کے فرائض تندہی سے سرانجام دیئے۔

اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ و عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ قادیان سے مورخہ ۸۳/۸/۲۴ کو دن کے قریباً گیارہ بجے بذریعہ جیپ کار روانہ ہو کر مورخہ ۸۳/۸/۲۵ کو قریباً دو بجے کھنہ بل (اسلام آباد) ورود فرما ہوئے۔

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

یہاں پر آپ کا قیام محترم چوہدری عبدالحفیظ صاحب، صدر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے کوارٹر پر رہا۔ اگلے دن ۲۶/۸/۸۳ کو چونکہ جمعہ تھا اس لئے آپ کھنہ بل سے یاری پورہ قریباً ایک بجے تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے لئے جب آپ مسجد احمدیہ تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت نے اسلامی نعروں کی گونج میں نہایت پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور آپ کی گلپوشی کی۔ اس موقعہ پر آپ نے سب احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور نہایت اپنائیت، بشاشت اور متبسم چہرے کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ اور نماز جمعہ سے قبل دفتر مجلس خدام الاحمدیہ اور دارالتبلیغ یاری پورہ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے مسجد احمدیہ میں سوا دو بجے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ سے قبل آپ نے ایک نہایت ہی بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو اُسوۂ رسول صلعم کو اپناتے ہوئے تقویٰ و طہارت کے ساتھ اپنا نیک نمونہ پیش کرنے اور تعلق باللہ پیدا کرنے کی طرف نہایت لطیف اور دلنشین انداز میں توجہ دلائی۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے علاوہ اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے مرکز سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مع اپنی اہلیہ محترمہ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور خاکسار محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ بھی کھنہ بل میں قیام کرتے ہوئے یاری پورہ پہنچے تھے۔

ایک مسجد کا افتتاح

مورخہ ۲۷/۸/۸۳ کو دس بجے صبح محترم صاحبزادہ صاحب دام ظلہٗ مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ چک ایمرچھ تشریف لے گئے جبکہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی پہلے پہنچ چکے تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کا وہاں پر نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور گلپوشی کی گئی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ آپ کو نو تعمیر شدہ مسجد (جس کا نام مسجد طاہر ہے) تک جلوس کی صورت میں لے جایا گیا۔ آپ نے مسجد طاہر کا افتتاح فرمایا۔ بعدہٗ آپ کی زیر صدارت ایک جلسہ ہوا۔ مکرم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے تلاوت کلام پاک کی۔ پھر مکرم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت چک ایمرچھ نے حضرت میاں صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور مسجد طاہر کی تیاری میں احباب جماعت مرد و زن کے تعاون کا ذکر کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے مسجد کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے مسجد کی آبادی کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک مفصل خطاب میں جماعت احمدیہ چک کو تعمیر مسجد پر مبارکباد دی اور اس کو فضل خداوندی سے تعبیر فرمایا۔ آپ نے مسجد کو آباد کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح آپسی تنازعات کو ختم کرنے۔ چندوں میں باقاعدگی اختیار کرنے اور حقیقی احمدی بننے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر محترمہ حضرت بیگم صاحبہ نے علیحدہ طور پر مستورات کو نصیحت فرمائی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے تمام مہمانوں کی اپنے گھر میں چائے سے تواضع کی۔

پہلا دن

مورخہ ۲۷/۸/۸۳ کو کانفرنس کے پہلے دن ٹھیک سوا تین بجے بعد دوپہر پنچایت پارک کے میدان میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی دسویں سالانہ کانفرنس کا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ غانا (مغربی افریقہ) کے ایک طالب علم عزیزم مکرم عمر فاروق نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے فلک شگاف اسلامی نعروں اور پُرسوز قرآنی دُعاؤں کے ساتھ لوائے احمدیت لہرایا۔ اس دوران احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیر لب دُعائیں کرتے رہے۔

پرچم کُشائی کے بعد عزیزم اعجاز احمد میر ابن مکرم عبدالستار صاحب میر نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا" پڑھکر سُنایا۔ نظم کے بعد محترم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر مجلس استقبالیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت بصیرت افروز۔ وجد آفریں۔ رُوح پرور اور ولولہ انگیز پیغام پڑھ کر سُنایا۔ (اس پیغام کا مکمل متن بدر کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضور انور کے پیغام کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے سورۂ جمعہ کی آیت کریمہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی روشنی میں بزبان کشمیری مسیح موعود اور امام مہدی کے بارے میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئی۔ مُسلمانوں کے انتظار مسیح و مہدی کے ایک شخص ہونے اور اس کے ظہور سے متعلق جملہ اُمور تفصیلاً بیان کرکے کسوف و خسوف کے عظیم الشان نشانِ صداقت کی وضاحت کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت کے دلائل بیان کرکے عقائدِ احمدیت کا ذکر کیا اور بتلایا کہ احمدی سچّے اور پکّے مسلمان ہیں۔

دوسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی زیر عنوان "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" ہوئی آپ نے ابتداءً جماعت احمدیہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے عرب کی ابتدائی حالت اور آنحضرت صلعم کے صبر۔ استقامت۔ دُشمنوں کی بے انتہا ایذاء رسانی آپؐ کی ہجرت مدینہ اور پھر فتح مکہ کے بعد آپؐ کے عفوِ عام اور انسانی مساوات کی تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے غیر مسلم مُدبرین کی بعض آراء اس تعلق میں پیش کیں جو آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کے اعتراف میں اُنہوں نے تحریر کی ہیں۔

اس تقریر کے بعد یاڑی پورہ کے اطفال عزیزان منور احمد ٹاک۔ اکرام اللہ ٹاک۔ اعجاز احمد میر اور وسیم احمد خان نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام نہایت خوش الحانی سے کورس کی صورت میں پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

نعت شریف کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اسلام اور دیگر مذاہب کی وہ پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو اہلِ مذاہب کے بگڑ جانے کے بارے میں ہر مذہب نے بیان کی ہیں اور اس کے ساتھ ہی آخری زمانہ میں آنے والے ایک مصلح کے بارے میں بھی ہر مذہب میں بڑی وضاحت سے پیشگوئیاں موجود ہیں۔ چنانچہ اسلام میں مثیلِ مسیح اور امام مہدی کی بعثت کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث میں بیان شدہ پیشگوئیوں کو آپ نے صراحت کے ساتھ بیان کیا۔ علاماتِ ظہورِ مہدی اور مثیلِ مسیح کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی وضاحت کی اور آپؑ کی صداقت کو بالدلائل ثابت کیا۔ آخر میں آپ نے حنفی رسالہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف شائع شدہ ایک مضمون کی غلط فہمیاں دُور کرتے ہوئے انگریزوں سے وفاداری کی پالیسی کے بارے میں مفصل پس منظر اور وجوہات اور خود اہلِ سنت والجماعت کی انگریزوں سے وفاداری کا ثبوت پیش کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بزبانِ کشمیری ایک نعت اپنے مخصوص لہجہ اور ترنم میں پڑھ کر حاضرین سے دادِ تحسین حاصل کی۔

نظم کے بعد خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے "اسلام اور امنِ عالم" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں دُنیا کی موجودہ نازک اور خطرناک ترین حالت۔ اسلام کا پیدا کردہ امن بخش انقلاب۔ کیمونزم اور سرمایہ داری کے نقائص اور اس کے بالمقابل اسلام کے اقتصادی اُصول۔ اسلامی حکومت میں راعی اور رعایا کے حقوق و فرائض۔ اسلامی مساوات اور تعلق باللہ کی تعلیمات پیش کرکے بتلایا کہ انہی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ہی قیام امن ممکن ہے۔ جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء پیش کر چکے ہیں۔ اس تقریر کے دوران ہلکی ہلکی بارش شروع ہوئی لیکن حاضرین اطمینان سے بیٹھے رہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

سایۂ رحمت

وجودِ حضرتِ طاہر خُدا کی ایک نعمت ہے
وُہ اپنوں اور بیگانوں پہ اِک سایۂ رحمت ہے

مسیحا جدِّ امجد ہے تو مادر فاطمہ زادی
غرض دونو طرف سے خون میں نُورِ نجابت ہے

نڈھال و نیم جاں تن از سرِ نَو ہو گئے زِندہ
"بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ" کی کرامت ہے

محبت اور ہمدردی سے پُر ہے گو دلِ طاہر
مگر حق کی مخالف طاقتوں پر اُس کی ہیبت ہے

عجب گُفتار ہے ہر بات دِل میں جا اُترتی ہے
خطابت میں لطافت ہے فصاحت ہے بلاغت ہے

عطاءِ حق تعالیٰ ہے ترا یہ لحنِ داؤدی
بہت پُرسوز و دِل آویز قرآں کی تلاوت ہے

کدُورت اور نفرت سے ہے یکسر پاک صحنِ دِل
ہر اِک گوشہ میں بہرِ خلق عزّت ہے محبّت ہے

رہِ عشق و وفا پر گامزن ہے کارواں اپنا
ہمیں ہر آن حاصل قادرِ مطلق کی نُصرت ہے

حضورِ ناز میں حاضر ہے جان و دِل کا نذرانہ
تِرا شبّیر اِک پروانۂ شمعِ خلافت ہے

خاکسار:- شبّیر احمد۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

داعی الی اللہ بننے کیلئے ضروری ہے کہ بدی کا مقابلہ ہمیشہ احسن قول اور احسن عمل سے کیا جائے

انبیاء علیہم السّلام کا بھی وہ طریق اصلاح ہے جس سے جانی دشمن بھی جاں نثار دوست بن جاتے ہیں

لیکن اس راہ میں قول اور عمل سے صبر کا مظاہرہ ضروری ہے۔ صبر اندر ہی اندر مخالفتوں کو کھا جاتا ہے!!

صبر سے جو عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے وہ دعا کی قوت ہے۔ اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہی انقلاب رونما ہوتا ہے

خوفناک ہلاکتیں تیزی کے ساتھ دنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ آپ داعی اِلی اللہ بنیں اور دنیا کو اِن ہلاکتوں سے بچانے کا سامان کریں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۸ر تبلیغ ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۸ر فروری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

(حٰمٓ السجدۃ آیات ۳۴ تا ۳۶)

اور پھر فرمایا:-
مَیں نے

گزشتہ تین خطبات

میں جماعت کو داعی اِلی اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور یہ آیات جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے ان میں داعی اِلی اللہ بننے کے لئے جس رنگ میں قرآن کریم نے مومن کو توجہ دلائی ہے اس پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔

اور پھر وہ پس منظر بھی بیان کیا تھا جو اِن آیات سے پہلے خود قرآن کریم داعیان الی اللہ کا بیان کرتا ہے کہ وہ تمدنی، معاشرتی اور دینی لحاظ سے کیسے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ کیا کام شروع کرتے ہیں، ان کا مدعا کیا ہوتا ہے۔ دنیا ان سے کیا سلوک کرتی ہے۔ پھر اس سلوک کے بعد اللہ ان سے کیا سلوک کرتا ہے اور ایسے ہر قسم کے حالات سے دوچار ہو کر اور اُن میں سے گزرنے کے بعد پھر وہ پہلے سے زیادہ داعی الی اللہ بن کر اُبھرتے ہیں۔ یہ وہ مضمون تھا جو مَیں نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان کیا تھا۔

اور مَیں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس مضمون کا آغاز صرف ذاتی اور انفرادی ایمان سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ وہ لوگ جو خود اپنی ذات کے لئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے لیکن اس اعلان کے بعد جب اُن کو مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو پھر وہ اس اعلان سے پیچھے ہٹنے کی بجائے داعی اِلی اللہ بن جاتے ہیں۔ یعنی دوسروں کو بھی بُلانے لگتے ہیں کہ تم بھی اسی رب کی طرف آجاؤ جو ہمارا رب ہے۔

یہ وہ مضمون ہے جو مَیں نے گزشتہ تین خطبات میں بیان کیا تھا۔ اب اس اعلان کے بعد پیدا ہونے والے نتائج سے متعلق کچھ کہوں گا۔

قرآن کریم داعی الی اللہ کو اس کے مستقبل کے حالات سے بھی باخبر رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایسا کوئی حکم موجود نہیں (یہ موقع ہو یا کوئی اور موقع ہو) جہاں حکم کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ذمہ داریوں سے آگاہ نہ کیا گیا ہو۔ اس کے اچھے اثرات سے آگاہ نہ کیا گیا ہو۔ اس کے خطرات سے آگاہ نہ کیا گیا ہو۔ اور پھر

خطرات سے بچنے کا طریق

نہ سکھایا گیا ہو۔ پس وہ آیات جو یہاں سے شروع ہوتی ہیں وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ان میں یہ مضمون بیان ہوا ہے۔

سب سے پہلی بات جو توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے وہ یہ ہے کہ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ میں 'لَا' کی تکرار کیوں ہے؟ کیونکہ قرآن کریم میں دوسری جگہ جہاں بھی حسنہ اور سیّئہ کا موازنہ کیا گیا ہے اور یہ کہنا مقصود ہے کہ بھلائی بدی کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اور بدی بھلائی کے برابر نہیں ہو سکتی وہاں ایک ہی 'لا' نے دونوں کام کئے ہیں۔ اور عربی قاعدہ کے مطابق موازنہ کے لئے دو دفعہ 'لا' کی تکرار نہیں ہونی چاہیئے۔ جیسے ہم اُردو میں کہتے ہیں کہ بدی اور بھلائی ہم پلہ یعنی برابر نہیں ہو سکتے۔ ایک دفعہ 'نہیں' کہتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ نہ بدی برابر ہو سکتی ہے نہ بھلائی برابر ہو سکتی ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو اُردو میں اس کا متبادل مضمون بیان کر کے واضح کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ عربی میں اس طرح کی تکرار کا ترجمہ یہ بنے گا کہ نہ بدی برابر ہو سکتی ہے نہ بھلائی برابر ہو سکتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس میں حکمت کیا ہے۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ یَسْتَوِيْ تَسْتَوِيْ کا محاورہ بعض دفعہ مقابلہ کے لئے آتا ہے۔ بعض دفعہ بغیر مقابلہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ محاورہ ایک جماعت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور شخصِ واحد کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں مقابلہ یا موازنہ مقصود نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

پھر وہ عرش پر استویٰ پکڑ گیا۔ اور بھی کئی جگہ انہی معنوں میں استویٰ، یستوی کا استعمال ہوا ہے۔ جن میں مقابلہ مقصود ہی نہیں۔ اور اس کے معنے کچھ اور بن جاتے ہیں۔

پس لاتستوی الحسنۃ بھی

اپنی ذات میں ایک مکمل اعلان

ہے اور لاتستوی السیّئۃ بھی اپنی ذات میں ایک مکمل اعلان ہے جیسا کہ فرمایا ولاتستوی الحسنۃ ولا السیّئۃ۔ دراصل یہاں دو الگ الگ اعلان ہو رہے ہیں، اس لئے یہاں عربی لغت کے مطابق استویٰ کا معنی یہ بنے گا کہ نہ تو نیکی کو قرار ہے، نہ بدی کو قرار ہے۔ دونوں اپنی ذات میں STABLE یعنی مستحکم نہیں ہیں۔ یہ بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ہر وقت ایک مقابلہ جاری ہے مثلاً وہ نیکی جس کی تم حفاظت نہ کرو اور جس کو بڑھانے کی کوشش نہ کرو اس کے متعلق اگر تم یہ خیال کر لو کہ یہ استویٰ کر رہی ہے یعنی وہ اپنے مقام پر ٹھہری رہے گی اور اس کا نقصان

نہیں ہوگا تو یہ غلط فہمی ہے ۔ اس کو دل سے نکال دو ۔ اِسی طرح یہ خیال بھی دل سے نکال دو کہ بدی اگر تمہاری طاقت سے کمزور پڑ گئی ہے تو وہ دوبارہ سر نہیں اُٹھا سکتی ۔ قانونِ قدرت ایسا ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک مجادلہ، ایک جہاد ہمیشہ سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا ۔ نہ تو حُسن کو قرار ہے نہ بدصورتی کو قرار ہے ۔ نہ خُوبی کو قرار ہے نہ بدی کو قرار ہے ۔

یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم بیان کرنا چاہتا ہے ۔ اور چونکہ جہاد کا مضمون چل رہا ہے اِس لئے اِس موزونیت سے یہی مضمون ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ معًا بعد صرف جہاد کی طرف لَوٹتا ہے ۔ فرماتا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ اب تمہارا مقابلہ ہوگا ۔ جب تم دُنیا کو نیک کاموں کی طرف بُلاؤ گے تو تمہارا مقابلہ شروع ہو جائے گا ۔ یاد رکھو یہ

مقابلہ تمہارے لئے بہتر ہے

تُم جب تک جہاد میں مصروف رہو گے تمہارا حُسن بھی بڑھتا چلا جائے گا ۔ اور مقابل کی بدیاں گھٹتی چلی جائیں گی ۔ جب تم جہاد سے غافل ہو جاؤ گے تو تمہارے اندرونی حُسن کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی ۔ کیونکہ لَاتَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَاالسَّیِّئَۃُ ۔

پھر قانون کیا ہُوا ۔ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۔ جب بھی مقابلہ ہو تو یہ بات یاد رکھنا کہ بدی کے مقابل پر صرف حُسن پیش نہیں کرنا ، بلکہ بہترین حُسن پیش کرنا ہے ۔ ایسا حُسن کہ جس سے بہتر اور حسین تصور ممکن نہ ہو ۔ وہ دلیل نکالو جو بہترین ہو ۔ اور اس سے بدی کا مقابلہ کرو ۔

یہ جو احسن دلیل کے ساتھ مدِمقابل سے مجادلہ کا سوال ہے یہ بھی دو طرح سے جاری ہوتا ہے ۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس سے پہلے داعی اِلَی اللہ کے متعلق فرمایا کہ وُہ بُلاتا بھی ہے اور نیک عمل بھی کرتا ہے ۔ پس اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا اطلاق بُلانے کی طرف بھی ہوگا ۔ اور نیک اعمال کی طرف بھی ہوگا ۔ گویا ان معنوں میں یہ بات بنے گی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ جب تمہارا دُوسروں کے ساتھ قول میں مقابلہ ہو تو احسن عمل مقابل پر پیش کرو ۔

جہاں تک احسن قول کا تعلق ہے ۔ پھر آگے اس کی شاخیں بنتی ہیں ۔ مثلاً اگر ایک دُشمن گالیاں دیتا ہے ، بدزبانی سے کام لیتا ہے تو اس موقع پر یہ آیت یہ تعلیم دے رہی ہے کہ اس کے مقابل پر تم نے بدزبانی نہیں کرنی ۔ تم نے گندہ دہنی سے کام نہیں لینا کیونکہ اس لڑائی کے جو اسلوب مُسلمان کو بتائے جا رہے ہیں ۔ اُن میں یہ بات داخل ہی نہیں کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیا جائے ۔ مراد یہ ہے کہ اگر تم اِس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہو جو اِن آیات کے آخر پر بیان ہُوا ہے تو پھر تمہیں اس اسلوبِ جنگ کو اختیار کرنا پڑے گا جہاں تم اس کو چھوڑ دو گے تو پھر نتائج کے ذمّہ دار تم ہوگے ۔ پھر نہ قرآن ذمّہ دار ہے اور نہ وہ ذمّہ دار ہے جس نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ۔

پس احسن قول میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر قسم کی گندہ دہنی ، گالی گلوچ اور ایذام رسانی کے مقابل پر

اچھی بات کہنا سیکھو

چنانچہ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں ؎

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں اُن لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

یہ ہے قول میں بِالَّتِیْ ھِیَ اَحسن کا ایک عملی نمونہ ۔

اس کا دُوسرا پہلو مجادلہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ جب دلائل کی جنگ شرُوع ہو تو پہلے کمزور دلائل نہ نکالا کرو ۔ یا یُوں ہی کوئی دلیل دینی نہ شرُوع کر دیا کرو ۔ بلکہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی رُو سے تم اپنے ترکش سے سب سے اچھا تیر نکالو ۔ سب سے مضبُوط دلیل نکالا کرو ۔ اور یہ ایک بہت بڑی حکمت کی بات ہے ۔ بعض دفعہ لوگ کسی مضمون کے بارہ میں ایک سے زائد دلائل سیکھ جاتے ہیں اور پھر اس بات کا امتیاز کئے بغیر کہ وہ کس دلیل کو زیادہ عمدگی سے پیش کر سکتے ہیں ایک ، دو ، تین گنتی بڑھاتے چلے جاتے ہیں ۔ یہ امرِ واقعہ ہے کہ ہر ہتھیار کو ہر شخص پوری مہارت سے استعمال نہیں کر سکتا ۔ اگر ہتھیار اچھا بھی ہو تب بھی اُس کے استعمال کرنے کا ڈھنگ تو آنا چاہیئے ۔ بعض قوموں نے ہتھیاروں میں بالادستی کے باوجود بعض دفعہ عبرتناک شکستیں کھائی ہیں ۔ کیونکہ اُن کو ہتھیار کا استعمال نہیں آتا تھا ۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء کی مصر اسرائیل جنگ میں رشیا کی طرف سے مصریوں کو بڑے (SOPHISTICATED WEAPONS) یعنی عُمدہ اور ترقی یافتہ ہتھیار دیئے گئے تھے ۔ لیکن مصریوں کو ابھی اُن کا استعمال کرنا نہیں آیا تھا ۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ دشمنوں نے اُن ہتھیاروں پر قبضہ کیا اور پھر اُن کو مصریوں کے خلاف استعمال کیا ۔

پس احسن دلیل سے صرف یہ مُراد نہیں کہ دلیل فی ذاتہٖ مضبُوط ہو بلکہ اس کو پیش کرنے کا ڈھنگ بھی احسن ہو ۔ اور اس پر پُوری طرح عبُور بھی حاصل ہو ۔ اِس پہلو سے جب ہم تربیتی کلاسز منعقد کرتے ہیں تو ہمیں حکمت کے اِس نکتے سے اس موقعہ پر بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہیئے ۔ کوئی بھی طالب علم جس کو ایسی کلاسوں میں آنے کا تھوڑا سا وقت ملتا ہے اس کو بجائے اس کے زیادہ سے زیادہ دلائل سمجھائے جائیں جن سے فائدہ کی بجائے آہستہ آہستہ ذہن CONFUSE یعنی خلطِ مبحث پیدا ہو جائے ۔ کوشش کی جائے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ایک

چوٹی کی دلیل چُنی جائے

وہ اس کو یاد کروائی جائے ۔ اس میں اسے صیقل کیا جائے ۔ اس کے سارے پہلو ذہن میں اُجاگر کئے جائیں تاکہ وہ اسے زیادہ عمدگی کے ساتھ استعمال کر سکے ۔ پھر اس دلیل پر جو حملہ ہوتا ہے اس کا جواب بھی تفصیل سے سمجھایا جائے ۔ گویا ایک دلیل کو لے کر اس پر پُوری مہارت پیدا کر دی جائے تو یہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے حُکم کی اطاعت ہوگی ۔

چنانچہ باہر کے مُلکوں میں بعض مبلغین نے یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے اور بڑا کامیاب ثابت ہُوا ہے ۔ ایک افریقن مبلغ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ اس نے اپنے ایسے افریقن نومُسلموں کو جن کو عام تعلیم بھی نہیں آتی تھی اُن کو بائیبل میں سے ایک دلیل سکھا دی اور ان سے بار بار سُن کر اتنی پختہ کروا دی کہ پُورا یقین ہو گیا کہ اب وہ اِس ہتھیار کو استعمال کرنے کے ماہر ہو گئے ہیں ۔ پھر اس دلیل پر جو عیسائی مختلف توجیہات پیش کرتے ہیں وہ بھی بتا دیں ۔ اور

بڑی آسانی کے ساتھ

یہ کام ہو گیا ۔ اس کے بعد وہ دندناتے پھرتے تھے ۔ جہاں کوئی عیسائی مجمع ہوتا تھا وہاں وہ پہنچ جاتے تھے ۔ اور کہتے تھے کہ ہمیں زیادہ دلیلیں تو نہیں آتیں ۔ ایک دلیل آتی ہے اس کو توڑ کر دکھا دو ۔ جب تم اس کو توڑ کر دکھا دو گے تو پھر ہم دُوسری دلیل لے آئیں گے ۔ لیکن جب تک اس کو نہیں توڑ دو گے ہم آگے نہیں چلیں گے ۔ اِس ترکیب سے انہوں نے اردگرد کے تمام عیسائی مناّدوں کو مُصیبت ڈال دی ۔ اُن کا بیان ہے کہ حقیقتاً ان مناّدوں کو وہ علاقہ چھوڑنا پڑا ۔

غرض اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے تابع ہر احمدی جو دَاعِیْ اِلَی اللہ بننا چاہتا ہے اس کو پہلے تمام اختلافی مسائل کی کوئی ایک دلیل چُن لینی چاہیئے ۔ لیکن وہ دلیل چُننی چاہیئے جس پر وُہ ذہنی اور علمی لحاظ سے خوب عبُور حاصل کر سکتا ہو ۔ اور شرُوع میں اپنے علم کو بہت زیادہ نہ پھیلائے ۔ یہ بعد کی باتیں ہیں ۔ فی الحال تو سب سے قوی دلیل وفاتِ مسیحؑ کی ہے ۔

سب سے عُمدہ تشریح

قرآن کریم سے آیت خاتم النبیین کی ہے ۔ اور اسی طرح دیگر مسائل مثلاً صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر ایک ایک دلیل کو چُنیں اور اُن پر عبُور حاصل کریں ۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا تیسرا پہلو یہ ہو کہ جب مناظرہ شرُوع ہو گفتگو شرُوع ہو تو تمہارا یہ کام نہیں ہے اور تمہاری گفتگو کا یہ مقصد نہیں ہے کہ تم دُوسرے کو نیچا دِکھاؤ اور اس کی تذلیل کرو ۔ کیونکہ قول کا حُسن جاذبیت کے معنی رکھتا ہے ۔ اِس لئے تم جس بات کو پیش کرو اُسے اِس طرح پیش کرو کہ لوگوں میں اس کے لئے کشش پیدا ہو، نہ کہ نفرت اور بھی انگیخت ہو جائے ۔ پس یہ پہلو بھی قول کے حُسن کے ساتھ بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے ۔ اَحْسَنُ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، تمہاری گفتگو کا طریق نہایت عُمدہ ہونا چاہیئے ۔ ایسی گفتگو کریں جس میں تقویٰ ہو ۔ سچائی ہو ۔ گہرائی ہو اور وزن ہو ۔ لوگوں کو صداقت از خود

جھلکتی ہوئی نظر آ رہی ہو۔ دیکھنے والے عش عش کر اُٹھیں اور بے اختیار کہنے لگیں کہ یہ تو سچائی بول رہی ہے اور وہ ان کو قبول حق پر مجبور کر دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے صحابہ کم علمی کے باوجود اس لئے کامیاب مبلغ تھے کہ اُن کی بات میں وزن تھا۔ اُن کے اندر سچائی تھی۔ ان میں سادگی تھی اور سادگی بجائے خود ایک قوت تھی۔ اِن چیزوں نے مل کر ان کی زبان میں اور اُن کے قول میں ایک حُسن پیدا کر دیا تھا۔ اور اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا جو نتیجہ قرآن کریم بعد میں ذکر کرتا ہے وہ نتیجہ اُن کو حاصل ہُوا۔

داعی الی اللہ کا دُوسرا پہلو اعمال کو حسین بنانے سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ دو باتیں بیان فرمائی تھیں۔ ایک یہ کہ مومن داعی اِلی اللہ ہوتا ہے۔ دُوسرے یہ کہ عَمِلَ صَالِحًا یعنی

وہ نیک اعمال بھی بجالاتا ہے

گویا نیک اعمال کو اِس طرح ادا کرتا ہے کہ وہ اَحسن بن جائیں۔ یہاں نیک اعمال بمقابلہ بد اعمال مُراد ہیں۔ یہ ایک مقابلہ کی صُورت ہے جو یہاں پیش کی گئی ہے۔ مثلاً لوگ مال لُوٹتے ہیں۔ گھر جلاتے ہیں۔ طرح طرح کے دُکھ دیتے ہیں اس کے باوجود اپنے دِل کو اس بات پر آمادہ رکھنا اور اس کی ایسی تربیت کرنا کہ خُود دُشمن جب دُکھ میں مُبتلا ہو تو اُس کی مدد کی جائے۔ گویا اعمال کے لحاظ سے یہ ادفع بالتی ھی احسن کی ایک بہترین صُورت ہے۔ حضرت مُصلح موعود رضؓ نے ہمیشہ اس بات پر بڑی سختی سے عمل کیا اور کبھی بھی ایسا نہیں ہُوا کہ احمدیت کے شدید دُشمن کو آپ نے تکلیف میں دیکھا ہو اور اُس کی مدد نہ کی ہو۔ وہ احراری جو قادیان میں بستے تھے، جب بھی اُن کو کسی چیز کی ضرورت پیش آتی تھی آپ اُن کی مدد کیا کرتے تھے۔ غرض جب بھی اور جہاں سے بھی اُن کو اطلاع ملتی تھی کہ کوئی دُشمن کسی تکلیف میں مبتلا ہے تو آپ ہمیشہ اُس کے ساتھ حُسنِ سُلوک فرماتے تھے۔ مجھے یاد ہے جبکہ بیماری میں ایک دفعہ آپ مری میں مقیم تھے، وہاں آپ کو یہ اطلاع ملی کہ مولانا ظفر علی خاں صاحب بہت بیمار ہیں اور اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آپ سخت بے قرار ہو گئے۔ آپ نے ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب سے کہا کہ آپ جا کر وہاں دیکھیں اور اُن کا پورا علاج کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ حضور خود بیمار ہیں، میں وہاں کیسے چلا جاؤں۔ آپ نے فرمایا بالکل نہیں۔ میں آپ کی ڈیوٹی لگاتا ہُوں، آپ جائیں اور مولانا ظفر علی خاں صاحب کا علاج کریں۔ اُن کو محض نسخہ لکھ کر نہیں دینا بلکہ دوائیں بھی مُہیا کرنی ہیں۔ اِس لئے جس قسم کی دوائی کی بھی اُن کو ضرورت ہے اس کے پیسے مجھ سے لے لیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور ضرورت بھی ہے تو وہ بھی پُوری کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب نے اس حکم کی اطاعت میں یہی کیا اور مولانا ظفر علی خاں صاحب کی آخری بیماری کے ایام میں جبکہ وہ مری میں قیام پذیر تھے، اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے امام کو یہ توفیق بخشی کہ اُن کی دیکھ بھال کریں۔ قطع نظر اس بات کے کہ اُن کے دِل پر اس کا کیا اثر پڑا اور انہوں نے اس کا اظہار کن الفاظ میں کیا۔ یہ امرِ واقعہ ہے کہ کچھ بھی ردِ عمل ہوتا تب بھی

مومن اِس جادہ سے ہٹ نہیں سکتا

اِس راہ کو چھوڑ کر وہ اپنے لئے کوئی اور راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرآنِ کریم نے اس کو پابند کر دیا ہے کہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی رُو سے تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم بُرائی کا بدلہ بہر حال نیکی سے دو گے۔ کوئی مُصیبت میں مبتلا ہے اس کی مُصیبت کو دُور کرنے کے لئے تیار رہو گے۔ اور اپنے عمل سے ہرگز یہ ثابت نہیں کرو گے کہ تم بھی بُزدل کی طرح بُرے ہو جاتے ہو۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا دُوسرا پہلو اندرونی تربیت سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ فرمایا، جب بھی تمہارے اندر کوئی بُرائی پیدا ہونے لگے تو اس کو حُسن سے دُور کرو۔ اور جب بھی معاشرہ میں تربیت کے معاملہ میں کوئی بُرائی پیدا ہو اُس کو بھی حُسن سے دُور کرو۔

یہ مضمون بھی اپنی ذات میں بڑا گہرا اور تفصیلی ہے۔ قرآن کریم نے کہیں بھی ANNIHILISM یعنی ملیامیٹ کر دینے کا کوئی فلسفہ پیش نہیں کیا۔ قرآن کریم نے کہیں کبھی کسی کو یہ تعلیم نہیں دی کہ وہ کسی موجود چیز کو مٹا دے۔ ہاں بہتر چیز سے بدلہ دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن سارے قرآن کریم میں کسی ایک جگہ بھی ANNIHILISM یعنی ملیامیٹ کر دینے کی تعلیم نہیں دی گئی۔ یہ کہنا کہ ؎

اُٹھو میری دُنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ اُمراء کے در و دیوار ہلا دو!

قرآن کریم میں ایسی کوئی تعلیم نہیں ملتی۔ یہ شاعروں کی دُنیا کی باتیں ہیں۔

قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے

کہ اگر تم میں بہتر چیز دینے کی طاقت موجود ہے تو بُری چیز کو بہتر چیز سے تبدیل کرو۔ اگر تم میں یہ طاقت موجود نہیں ہے تو پھر تمہیں اس بات کا کوئی حق نہیں کہ ایک موجود چیز کو مٹاؤ کیونکہ اِس طرح خلاء پیدا ہوتا ہے۔ جس کی سارے قرآن کریم میں کوئی تعلیم نہیں ہے۔

پس اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا یہاں مطلب یہ بنے گا کہ بُرائیوں کو حُسن سے REPLACE یعنی بدل دو۔ حُسن داخل کرتے چلے جاؤ تاکہ بُرائیاں جگہ چھوڑتی چلی جائیں۔ جیسے ایک کمرہ میں زیادہ لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہ ہو تو جو لوگ پہلے بیٹھے ہوتے ہیں وہ نئے آنے والوں کے لئے جگہ خالی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہاں بھی یہی نقشہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اپنی طبیعت میں حُسن داخل کرتے چلے جاؤ۔ بدیاں خود بخود جگہ چھوڑتی چلی جائیں گی۔ اور یہ امرِ واقعہ ہے کہ اس کے بغیر کبھی دُنیا میں کوئی باقی رہنے والی تربیت نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ اس نفسیاتی نکتے کو نہیں سمجھتے وہ ہمیشہ بدیاں دُور کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ جب کسی کو یہ کہا جائے کہ یہ نہ کرو تو سوال یہ ہے کہ کیوں نہ کرے۔ اس سے بہتر کوئی چیز ملے گی تو نہیں کرے گا۔ ورنہ وہ اپنی ضد پر قائم رہے گا۔ فطرت چاہتی ہے کوئی اس کا متبادل ہو۔ کوئی اس سے بہتر چیز ہو۔ اس لئے میں نے بارہا یہ کہا ہے کہ آپ جب اپنے گھروں کی، اپنے بچوں کی، اپنی عورتوں کی تربیت کرتے ہیں تو اس بات کو پیشِ نظر رکھا کریں کہ اگر ان کو بیہودہ سے ہٹانا ہے یا گندی قسم کے گیتوں سے اور گندے فلمی گانوں سے ہٹانا ہے تو پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظمیں اچھی آواز میں تیار کریں جو دل پر گہرا اثر کرنے والی ہیں۔ جب آپ وہ نظمیں اُن کو سُنانا شروع کریں گے تو آہستہ آہستہ اُن کی لذت کے معیار بدلنے شروع ہوں گے۔ ایک چیز داخل ہوگی دُوسری کو دھکیل کر باہر کر رہی ہوگی۔ یہ ایک دن کا کام نہیں، دو دن کا کام نہیں۔ یہ تو بڑا لمبا اور صبر آزما کام ہے۔ ہمت کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ انسان اگر ایک پروگرام بنا کر رفتہ رفتہ یہ بات کرنا چاہے تو یقیناً کامیاب ہوگا۔ کیونکہ

قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے

اور قرآن کریم کا دعویٰ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔

اس سلسلہ میں آپ کو تربیت کے کام کی تیاری کے لئے بہت وسیع مضمون مل جاتا ہے۔ مثلاً احادیثِ نبویہ ہیں، اُن میں سے ایسی احادیث منتخب کریں جو غیر معمولی طور پر دِل پر اثر کرنے والی ہوں۔ وہ احسن کے تابع آئیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آپ ہی کے الفاظ میں احکامات دینا بھی بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ ایسی احادیث کے ترجمے کرنا یا مختلف معاشرتی خرابیوں کے پیشِ نظر احادیث میں سے انتخاب کرنا بہت ضروری ہے۔ پھر آپ ان کو ریکارڈ کریں۔ یا مجالس میں بیان کریں۔ گھروں میں چھوٹی چھوٹی مجلسیں لگیں۔ وہاں اچھی تلاوت سُنائی جائے۔ اور پھر ان کے ترجمے ہوں۔ قرآن کریم تو ایک ایسی کتاب ہے جو آہستہ آہستہ سارے انسانی نظام کو TAKE OVER کرتی یعنی اس پر قابض ہو جاتی ہے۔ پھر قرآن کا حکم چلنے لگ جاتا ہے۔ اور غیر قرآن کا حکم خود بخود جگہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس یہ درجہ بدرجہ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی مثالیں ہیں۔ آپ (CREATIVE PROGRAMME) یعنی تعمیری پروگرام بنائیں۔ یاد رکھیں اگر آپ میں تعمیری پروگرام بنانے کی اہلیت نہیں ہے تو دُنیا آپ کی بات نہیں مانے گی۔ چنانچہ

انبیاء علیہم السلام کی تعلیم

اور اُن کے دستور سے جو قرآن کریم میں بیان ہُوا ہے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل میں وہ اس بات کا انتظار نہیں کیا کرتے تھے کہ مقابل کی سوسائٹی پہلے ایمان لائے تو پھر ان کے اندر حُسنِ عمل پیدا کرنے کی کوشش شروع کی جائے۔ قرآن کریم میں ایسے جتنے بھی واقعات بیان ہوئے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ بُرائیوں کو دُور کرنے کی تعلیم وہ پہلے شروع کر دیتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اس بات کا کب انتظار

کیا تھا کہ قوم ایمان لائے تو میں ان کو کہوں کہ تول درست کرو۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کی بد اخلاقی کی اصلاح کے لئے کب یہ انتظار کیا تھا کہ قوم ایمان لائے تو پھر میں ان کی تربیت کا کام شروع کروں۔ حضرت صالح علیہ السلام نے وہ کیا باتیں کی تھیں جن کے نتیجہ میں یہ اعتراض پیدا ہوئے کہ تم ہمارے اموال میں دخل دے رہے ہو۔ اور تم ہمارے اوپر اپنی حاکمیت جتا رہے ہو اور ہمیں نصیحتیں کر رہے ہو۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاءؑ نے قوم کے عمل کو درست کرنے کے لئے کبھی اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ وہ لوگ ایمان لاتے ہیں یا نہیں لاتے۔

اس میں ایک گہری حکمت ہے۔ اور وہ حکمت یہ ہے کہ نیکی کی بات دراصل کسی دلیل کو نہیں چاہتی۔ کسی اچھے اور خوبصورت کام کی طرف اگر آپ خوبصورت رنگ میں کسی کو بلاتے ہیں تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم کب تمہیں مانتے ہیں کہ تم ہمیں یہ باتیں کہتے ہو۔ اگر کوئی یہ جواب دے تو اس کی بڑی بے وقوفی ہوگی۔ آپ کسی بھوکے آدمی کو یہ کہیں کہ میں تمہارے لئے کھانا لایا ہوں تم کھانا کھالو۔ تو وہ یہ نہیں پوچھے گا کہ میں تمہیں مانتا ہی نہیں، میں کیوں کھانا کھاؤں۔ کوئی آدمی گرمی میں دھوپ میں بیٹھا ہو اور آپ اس سے کہیں کہ اٹھ کر سایہ میں آجاؤ تو وہ آگے سے یہ جواب نہیں دے گا کہ نہیں! نہیں! تم اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہو، میں اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ اچھی باتوں میں فرقہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نظریاتی اختلاف الگ ہیں۔ ان کا اپنا مقام ہے۔ اور نیک اعمال کی تعلیم ایک بالکل الگ مسئلہ ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں انبیاءؑ نے کبھی انتظار نہیں کیا اور اس میں

ایک بڑی حکمت یہ تھی

کہ ان کا اور سوسائٹی کا فاصلہ زیادہ نہیں ہوا۔ اگر آپ اپنے ماحول کو گندہ ہونے دیں اور اجازت دے دیں کہ وہ جو رخ چاہتا ہے اختیار کر لے۔ اور انتظار کریں کہ جب تک وہ قبول نہیں کرتا اس وقت تک آپ نے ان کے اندر حسن پیدا نہیں کرنا تو آپ میں اور اس ماحول میں جتنے فاصلے بڑھتے چلے جائیں گے اتنے آپ کے مسائل بڑھتے چلے جائیں گے۔ یہ بے اعتنائی وایس آلگتی ہے۔ اور یہی گندہ ماحول پھر آپ کے گھر کو تباہ کرتا ہے۔ یہ ایسی بے اعتنائی نہیں ہے جس کو خدا بخش دے گا۔ بلکہ بے اعتنائی کرنے والی قوم کو اس بے اعتنائی کی سزا دی جاتی ہے کیونکہ مخالف معاشرہ بدیوں میں جتنا بڑھتا ہے وہ ساتھ ساتھ آپ سے اپنا ٹیکس وصول کرتا ہے۔ اور آپ کے معیار کو بھی کھینچ کر نیچے لے جا رہا ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے انبیاء کا جو پاک نمونہ محفوظ کیا ہے اس کا یہی مقصد تھا کہ جو قومیں بھی داعی الی اللہ بننا چاہتی ہیں وہ اپنے معاشرہ کی درستی کا انتظام اس بات کا انتظار کئے بغیر شروع کر دیں کہ لوگ ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ یہ ساری باتیں وہ ہیں جن کے نتیجہ میں انسان کو دکھ ملتے ہیں۔ قرآن کریم نے عجیب نتیجہ نکالا ہے۔

قرآن کریم جب یہ نتیجہ نکالتا ہے اور اس طرف توجہ دلاتا ہے تو پہلے اس طریق کار کے عظیم الشان پھل کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طریق پر کاربند ہو جاؤ، اس طریق پر گامزن ہو جاؤ تو ہم تمہیں ایک ضمانت دیتے ہیں اور وہ یہ ہے فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ۔ کہ وہ جو پہلے تمہاری جان کا دشمن تھا وہ

تمہارا جان نثار دوست

بن جائے گا۔ اور یہی وہ اعلیٰ مقصود ہے جس کو ایک داعی الی اللہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہی اس کی کامیابی کا نشان ہے یا تمغہ ہے۔ جو اُسے عطا ہوگا۔ نفرتیں محبتوں میں تبدیل کی جائیں گی۔ جان کے دشمن جان نثار دوستوں میں تبدیل کئے جائیں گے۔ اور یہ ساتھ ہی ایک کسوٹی بھی ہے یعنی اگر کسی تبلیغ کے نتیجہ میں یہ واقعات رونما نہیں ہوتے تو اس تبلیغ میں کوئی خرابی ہے۔ اگر کسی تبلیغ کے نتیجہ میں ایسے واقعات روز بروز رونما ہو رہے ہیں تو یقیناً یہی وہ صحیح طریق ہے جس پر تبلیغ کی جا رہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی توجہ دلائی کہ یہ ایسا آسان کام نہیں ہے کہ ادھر تم منہ سے اچھی باتیں نکالو تو اچانک وہ لوگ تمہارے دوست بن جائیں گے۔ ویسے اچانک کا لفظ موجود ہے۔ فَإِذَا الَّذِي میں اچانک پن پایا جاتا ہے۔ لیکن اس کا معنی اور ہے۔ وہ میں بعد میں بتاؤں گا۔

غرض یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اِدھر تم نے منہ سے بات نکالی اور اُدھر وہ تمہارے دوست بن گئے۔ کیونکہ اچانک پن کا صبر سے کوئی جوڑ نہیں۔ یعنی اس اچانک پن کا کہ ادھر تم نے کام شروع کیا ادھر نتیجہ نکل آیا۔ اس کا صبر سے کیا تعلق ہے۔ مگر قرآن کریم معاً بعد فرماتا ہے وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا۔ اس نتیجہ کو صبر کرنے والوں کے سوا کوئی حاصل نہیں کر سکتا۔ پھر اچانک پن کا کیا مطلب ہے اور صبر کا مضمون کیا ہے۔ اب اس کو میں کھولوں گا تو بات سمجھ آئے گی۔

بات یہ ہے کہ ہر نصیحت کا رستہ ایک صبر آزما مشکل کا رستہ ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی کو بلاتا ہے تو

اس کے دو طریق ہیں

یا تو اس شخص کے ساتھ آپ کی دوستی ہے اور یا دشمنی ہے۔ اگر دوستی ہے تو زیادہ نصیحت کرنے کے نتیجہ میں دوستیاں بھی ٹوٹ جایا کرتی ہیں۔ آپ اپنے دوستوں کو بار بار نصیحت کر کے دیکھیں تھوڑی دیر کے بعد وہ کہنا شروع کر دیں گے کیا تم نے کان کھانے شروع کر دیئے ہیں یار چھوڑو بھی، اب بس بھی کرو۔ پھر زیادہ سختی کرنی شروع کریں گے تو وہ کہیں گے بند کرو یہ کیا رٹ لگائی ہوئی ہے۔ پھر کہیں گے جاؤ جہنم میں ہمارا دین الگ ہے تمہارا الگ ہے۔ ہم جو چاہیں کریں تم کون ہوتے ہو ہمیں نصیحتیں کرنے والے۔

پس تجربہ کر کے دیکھ لیں اس طرح بظاہر اُلٹ نتیجہ نکلتا ہے۔ یعنی آپ جتنی نصیحت کرتے ہیں اُتنی دشمنیاں بڑھتی ہیں۔ اور پھر انبیاء کے زمانہ میں تو یہ بہت شدت اختیار کر جاتی ہیں۔ کیونکہ باوجود دوستی کے نصیحت کا مضمون بہت بلند ہو جاتا ہے۔ اور جس چیز کی طرف بلایا جاتا ہے وہ اتنی مختلف ہوتی ہے اُس چیز سے جس پر وہ قومیں پائی جاتی ہیں کہ اس فاصلہ کے نتیجہ میں بھی بڑی شدت سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

اب دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ محبت کا پیغام لائے ہیں۔ سب سے زیادہ احسن قول آپؐ کا قول تھا۔ سب سے زیادہ احسن عمل آپؐ کا عمل تھا۔ اس کے باوجود سب سے زیادہ مخالفت آپؐ سے کی گئی۔ تو پھر فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ کا کیا مطلب ہوا۔ اس مضمون کو صبر نے کھولا ہے۔ فرمایا شروع میں ایسا ہی ہوگا۔ جب تم نیک کاموں کی طرف بلانا شروع کرو گے تو شروع میں قوم کا اسی قسم کا ردِّ عمل ہوگا۔ تمہاری محبتوں کے نتیجہ میں شدید نفرتیں پیدا ہوں گی۔ لیکن اگر تم متزلزل نہ ہوئے، اگر تم اپنی محبت پر قائم رہے۔ اگر اپنے قول اور فعل کے حسن پر قائم رہے تو پھر اس صبر کے نتیجہ میں إِذَا الَّذِي والا واقعہ رونما ہوگا اور جب ایسا ہوگا تو تمہیں یوں لگے گا جیسے اچانک ہو گیا ہے۔ حالانکہ صبر اندر ہی اندر مخالفتوں کو کھا جایا کرتا ہے۔

صبر میں بڑی قوت ہے

یہ عجیب بات ہے کہ صبر کرنے والے کی دعائیں اور کوششیں جب پھل لاتی ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے اچانک پھل لگ گیا ہے۔ اس تأثر کو ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم نے فرمایا: فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ۔ دوسرے إِذَا الَّذِي میں ایک اور مضمون بھی ہے۔ اذا الذی اچانک پن کے علاوہ ایک غیر معمولی واقعہ کی تحسین کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کہ دیکھو دیکھو کیسا شاندار نتیجہ نکلنے والا ہے ان معنوں میں بھی اذا الذی استعمال ہوتا ہے۔ تو دوسرے معنے اس کے یہ بنیں گے کہ دیکھو ان کوششوں کا کیسا عظیم الشان نتیجہ نکلا ہے۔ ہم جو تمہیں کہتے تھے کہ یوں کرو

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
فون نمبر:- ۶۱۷۰۶۹

تو یونہی نہیں کہتے تھے۔ یہ حیرت انگیز انقلاب برپا کرنے والا مضمون تھا۔ فرمایا فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ دیکھنا کتنا عظیم الشان انقلاب برپا ہو گیا کہ تمہارے خون کے دشمن جاں نثار دوست بن گئے۔

میں اس وقت چند ایک باتیں صبر کے مضمون میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ صبر دو قسم کا ہے یعنی قول میں بھی اور عمل میں بھی جو بات کہنے کی ہے وہ کہتے چلے جانا ہے۔ یہ ہے قول کا صبر۔ اور جو حسن عمل ہے اس سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ آزمائش خواہ کتنی سخت ہوتی چلی جائے تم نے اپنے اعمال کے حسن کو بدی میں نہیں تبدیل ہونے دینا۔ یہ دو قسم کے صبر تمہیں اختیار کرنے پڑیں گے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا چند اشارے کرتے ہوئے میں آگے چلتا ہوں۔ اس مضمون کو جب آپ کھولیں گے تو بہت سی کام کی باتیں اور

بڑی حکمت کی باتیں

ہاتھ میں آئیں گی۔

دوسرے صبر کا مضمون یہ بتاتا ہے کہ تم تو محبت کر رہے ہو گے وہ تمہیں دکھ دے رہے ہوں گے اور اس دکھ کے نتیجہ میں تمہارے اندر کوئی ایسی قوت پیدا ہونی چاہیئے۔ جس سے تمہیں وہ غلبہ نصیب ہو گا جس کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں یا جس کا ہم تم سے وعدہ کر رہے ہیں۔

صبر کس قوت میں ڈھلا کرتا ہے یہ اصل سوال ہے۔ اگر صبر سچا ہے اور وہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہو کہ وہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی بھلائی نہیں کر رہا بلکہ دوسرے کی بھلائی کی خاطر کر رہا ہے اور جس کے لئے کوئی کام کر رہا ہو اس کے لئے رحم کا اور شفقت کا حقیقی تعلق ہو تو پھر جب دوسرا انکار کرتا ہے تو صبر ہمیشہ اس کے لئے دعا میں تبدیل ہوا کرتا ہے غصہ میں تبدیل نہیں ہوا کرتا۔ ہاں جب بیٹے کو نصیحت کرتی ہے اور وہ ضد کرتا ہے اور کہنا نہیں مانتا تو کونسی ماں ہو گی جو اس پر لعنت ڈالنا شروع کر دے۔ ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ مائیں پھر روتی ہیں اپنی جان ہلکان کر رہی ہوتی ہیں راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتی ہیں اور دوسرے لوگوں کو دعا کے لئے خط لکھتی ہیں کہ میرا بچہ تباہ ہو رہا ہے دعا کریں نیک بن جائے۔

پس صبر سے جو عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے وہ دعا کی قوت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم محض اپنی باتوں پر اور اپنے نیک اعمال پر انحصار نہ کرنا۔ جب ان باتوں پر صبر کرو گے پھر بھی تمہیں دکھ دیئے جائیں گے اور وہ صبر کا سما دعاؤں میں ڈھلنے گا اور وہ دعائیں عظیم الشان نتیجہ پیدا کریں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو فرمایا ہے کہ عرب کے بیابان میں جو ایک ماجرا گزرا کہ صدیوں کے مُردے زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں ایسی

دعائیں صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں

بے صبر تو اپنے دل کی بات غصّہ کے ذریعہ نکال لیتا ہے، اس کے آنسو کہاں سے نکلیں گے۔ جو گالی کے ذریعہ جواب دے کر اپنا دل ٹھنڈا کر بیٹھا ہو، سامنے بات کرنے سے ڈرتا ہو تو پیچھے گھر میں آ کر بڑبڑ کرے کہ یہ جو اس نے کی، یہ کیا اور وہ کیا، تو اس بیچارے کو کہاں سے توفیق ملنی ہے کہ رات کو اٹھ کر روئے۔ لیکن جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ صرف خدا کی خاطر مجھے مار پڑتی ہے، صرف خدا کی خاطر مجھے تکلیف دی گئی ہے اور خاموش رہتا ہے اور اپنی توجہ کو اپنے رب کی طرف پھیرتا ہے کہ اے اللہ! میں تیری خاطر ذلیل ہوا اگر میں صبر کرتا ہوں تب اندر ہی اندر اس کا دل ایسا گھلنے لگتا ہے کہ پھر جب وہ رات کو اُٹھتا ہے تو اس کے آنسو بے اختیار نکلتے ہیں۔ ایسی حالت میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی آواز ایسے درد کے ساتھ اور ایسی ہوک کے ساتھ اٹھتی ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہ ہو۔

پس تبلیغ کا صبر سے گہرا تعلق ہے اور صبر بھی وہ صبر جو دعا پر منتج ہو جائے۔ دردناک دعاؤں میں تبدیل ہو جائے۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ تمہیں یوں محسوس ہو گا جیسے اچانک انقلاب آ گیا ہے۔ تم حیران رہ جاؤ گے کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا۔ کل تک تو گالیاں دینے والے تھے آج ان کو کیا ہو گیا اور یہ واقعات پہلے بھی رونما ہوئے ہیں۔ آج بھی ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی اصلی مثال کے طور پر مضمون کو مختصر کرتے ہوئے آخر پہ قرآن کریم ایک ایسی بات بتاتا ہے جو ساری باتوں کی جامع ہے اور

تمام نصیحتوں کا منبع

اور سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا یُلَقّٰہَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰہَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ○

کہ تم میں سے جو بھی صبر کرے گا وہ بھی یہی پھل پائے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ذوحظٍّ کو یہ نتیجہ ملا ویسا کسی کو نہیں مل سکتا۔ یہ ذوحظٍّ عظیم کون ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں کیونکہ آپؐ نے سب سے زیادہ صبر کا نمونہ دکھایا ہے۔ ذوحظٍّ عظیم اس شخص کو کہتے ہیں جس نے صبر میں سب سے زیادہ حصّہ پایا ہو۔ عام صبر کرنے والے بھی ہیں اُن کو بھی خدا پھل سے محروم نہیں رکھے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم سیکھنا چاہتے ہو کہ صبر ہوتا کیا ہے، تبلیغ کس طرح کی جاتی ہے، دعوت الی اللہ کیا ہوتی ہے، عمل صالح کیا ہوتا ہے اور بدی کو حسن میں تبدیل کرنے کا مضمون کیا ہے تو خلاصہ کلام یہ کہ ذوحظٍّ عظیم یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لو۔ وہ صرف صبر میں ذوحظٍّ عظیم نہیں ہیں بلکہ اس مضمون کی ہر شاخ میں ذوحظٍّ عظیم ہیں۔ داعی الی اللہ کے لحاظ سے بھی دعوت کا سب سے بڑا حصّہ آپؐ کو عطا کیا گیا۔ عمل صالح کے لحاظ سے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ذوحظٍّ عظیم بنتے ہیں۔ ادفع بالتی ھی احسن کے مضمون کے لحاظ سے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذوحظٍّ عظیم بنتے ہیں اور پھر وہ پھل پانے کے لحاظ سے کہ اچانک دشمن دوستوں میں تبدیل ہو گئے اس لحاظ سے بھی آپؐ ذوحظٍّ عظیم بنتے ہیں اور صبر کے اعلیٰ مظاہروں کے لحاظ سے بھی آپؐ ذوحظٍّ عظیم بنتے ہیں۔

پس سیرت طیبہ جو تبلیغ کا طریق سکھاتی ہے اس طرف انگلی اٹھا کر بات ختم کر دی۔ کہتے ہیں ؎

نہ دے نامہ کو اتنا طول غالبؔ مختصر لکھ دے

وہی مضمون ہے جس طرح شاعر تنگ آ کر کہتا ہے چلو میں بات ختم کروں، ایک ہی فقرہ میں ساری بات کہہ دوں۔ قرآن کریم نے بھی بہت ہی پیارے انداز میں

ایک لفظ میں ساری بات

ختم کر دی۔ ذوحظٍّ عظیم کہہ کر سارا معاملہ واضح اور روشن کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق یہ تھا کہ ہمیشہ تبلیغ کے نتیجہ میں جب آپؐ کو دُکھ دیئے گئے تو نہ آپؐ تبلیغ سے باز آئے نہ دُکھ دینے والوں کو بددعائیں دیں نہ اُن سے خوف کھایا اور نہ کسی پہلو سے بھی اپنا پیغام پہنچانے سے باز آئے۔ باوجود اس کے کہ سوسائٹی نے آپؐ کا انکار کیا آپؐ سوسائٹی میں حسن پیدا کرتے چلے گئے اور یہ عمل جاری رہا یہاں تک کہ آپؐ کے ساتھ اور صبر والے شامل ہو گئے اور دُکھ اُٹھانے والے ملنے شروع ہو گئے۔ اور دُکھ اُٹھانے والوں کا یہ قافلہ آگے بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ انقلاب آیا جس کے متعلق فرمایا کہ تم یہاں بیٹھ کے آج مڑ کر تاریخ کو دیکھتے ہو تو سمجھتے ہو اچانک ہو گیا۔ اچانک نہیں ہوا تھا۔ اس کے پیچھے تو بہت خون بہائے گئے تھے۔ امنگوں کے خون، جذبات کے خون۔ اپنے عزیزوں کے خون دینے سے دریغ نہیں کیا گیا تھا۔ اپنی تمام خواہشات ان اعلیٰ مقاصد کی بھینٹ چڑھا دی گئی تھیں۔ یہ صبر جب لمبا ہوا تب اللہ تعالیٰ کی قدرت نے وہ پھل لگایا جس کے متعلق فرماتا ہے:۔

فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں یہ عظیم الشان انقلاب جس شان سے ظاہر ہوا ہے کسی نبی کی تاریخ میں اس کا عشر عشیر بھی آپ کو نظر نہیں آئے گا حیرت انگیز انقلاب ہیں۔ شدید دشمنوں کا عظیم دوستوں میں تبدیل ہو جانے کی بکثرت مثالیں ہیں۔ کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ مجاہدین کا ذکر تاریخ میں پڑھ کر لوگ آج بھی عش عش کر اٹھتے ہیں۔

ایک دفعہ تین مجاہدین ایسی حالت میں زخمی پڑے تھے کہ زبانیں خشک ہو رہی تھیں جان نکل رہی تھی لیکن وہاں پانی نہیں تھا۔ عکرمہؓ ان میں سے ایک تھے۔ جب پانی پلانے والا عکرمہؓ تک پہنچا تو عکرمہؓ کی نظر اپنے قریب ایک اور زخمی پر پڑ گئی۔ عکرمہؓ نے اشارہ کیا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ پھر میرے پاس آنا۔ پانی پلانے والا دوسرے زخمی کے پاس پہنچا تو اس کی نظر ایک اور زخمی پر پڑ گئی۔ چنانچہ اس نے بھی وہی اشارہ کیا کہ پہلے اس کو پانی پلاؤ پھر میرے پاس آنا۔ بعض لوگ کہتے ہیں تین تھے بعض کہتے ہیں زیادہ تھے مگر وہ جتنے بھی تھے یہ حقیقت ہے

جب اس نے بھی انکار کیا کہ نہیں پہلے دوسرے کو پلاؤ اور وہ واپس عکرمہ کے پاس لوٹا تو عکرمہ بھی دم توڑ چکا تھا اور وہ دوسرا بھی دم توڑ چکا تھا۔ اور تیسرا ابھی دم توڑ چکا تھا۔ جن لوگوں میں ایک دوسرے کی خاطر جان فدا کرنے اور

ایثار کے حیرت انگیز نمونے

ظاہر ہے یہی لوگ تھے جو مسلمانوں کی جانوں کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ یہ وہی عکرمہ ہے جس نے جنگ خونریزی میں سب سے زیادہ حصہ لیا تھا اور باقی جو اس کے ساتھی تھے۔ یہ سارے وہ نومسلم تھے جنہوں نے مسلمانوں کو شدید نقصانات پہنچائے تھے اور اب ان کی کایا پلٹی ہے تو یہ حال ہو گیا ہے کہ اپنی جان جا رہی ہے۔ پیاس سے زبان خشک ہو چکی ہے۔ جب زخمی شدید گرمی میں ایک گھونٹ پانی کو ترس رہا ہوتا ہے اس وقت یہ خیال کر کے کہ ایک مسلمان بھائی اور بھی پیاس میں تڑپ رہا ہے خود پانی نہ پینا بلکہ دوسرے کو موقع بہم پہنچانا کوئی معمولی قربانی نہیں ہے۔ عام پیاس کے وقت بھی جب پانی آتا ہے تو آپ کسی دن اس بات کو سوچیں کہ کس طرح دل چاہتا ہے کہ ہاتھ بڑھا کر میں تو پانی پی لوں کسی اور کی پیاس بعد میں دیکھی جائے گی۔ لیکن زخموں کی شدت میں عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں میں یہ واقعہ گذر جانا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ مگر بکثرت ایسے واقعات ہوئے اجتماعی طور پر بھی ہوئے اور انفرادی طور پر بھی۔

ثمامہ بن اثال قبیلہ بنو حنیفہ سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید دشمن تھے۔ جب داؤ لگتا تھا مسلمانوں کا قتل و غارت کیا کرتے تھے وہ ایک دفعہ مسلمانوں کے قابو آ گئے۔ ان کو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ ان کو مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ ثمامہ بتاؤ تم سے کیا سلوک کیا جائے اس نے کہا اگر تو آپ قتل کا حکم دیں تو ایک قاتل، ایک خونی کے قتل کا حکم دیں گے اور آپ معاف کر دیں تو

ایک محسن کی طرح حسن سلوک

کر رہے ہوں گے۔ اور اگر فدیہ چاہتے ہیں (امیر آدمی تھا) جتنا فدیہ لینا چاہیں میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر جواب دیئے واپس تشریف لے گئے۔ دوسرے دن بھی یہی ہوا تیسرے دن بھی یہی ہوا۔ پھر حضور نے فرمایا اس کو کھول دو۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد میں اگر آپ گہرائی میں اتر کر دیکھیں تو حسن عمل کی ایک بڑی پیاری تصویر نظر آئے گی کھلنے کے بعد پہلے تو وہ خاموشی سے باہر چلا گیا۔ غسل کیا۔ صاف ستھرا ہو کر آیا، کلمہ پڑھ کر مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آج کے دن سے پہلے میری نظر میں سب سے زیادہ مغضوب انسان آپ تھے اور آج آپ سے زیادہ محبوب آدمی میرے لئے اور کوئی نہیں۔ آج سے پہلے آپ کے دین سے مجھے شدید نفرت تھی۔ مگر آج اس سے زیادہ اچھا دین مجھے اور کوئی نظر نہیں آیا۔ اور اے رسول اللہ! آپ کا یہ شہر مجھے سب سے زیادہ حقیر اور ذلیل دکھائی دیا کرتا تھا اور آج یہ میری آنکھوں کا تارا بن گیا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ پیارا شہر لگتا ہے

پس فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کے اس واقعہ کے پیچھے ایک گہری حکمت کارفرما ہے۔ ایک انسان جس نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ میں احسان کا جلوہ دکھاؤں اور ساری دنیا عش عش کر اٹھے خواہ وہ احسان کتنا ہی بے محل ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے انسان نہیں تھے۔ آپ حسن عمل کے قائل تھے۔ آپ موقع اور محل دیکھا کرتے تھے۔ جہاں معافی فوری فائدہ پہنچاتی تھی۔ وہاں فوری طور پر معاف کیا کرتے تھے۔ جہاں وقت درکار ہوتا تھا وہاں انتظار کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فیصلہ میں یہ حکمت نظر آتی ہے کہ مسجد نبوی میں پانچ وقت نمازیں ہو رہی تھیں اور وہ ایک ستون کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ ویسے اس کو تبلیغ کرنے کا وقت نہیں تھا تو آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء مبارک یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین دن ہماری صحبت میں رہ جائے۔ پھر دیکھیں گے کہ اس کا دل کس طرح بچ نکلتا ہے۔ بہرحال وہ چپ کر کے دیکھتا رہا کہ یہ کیسے لوگ ہیں، کیا کرتے ہیں، دن کو بھی مسجد آباد ہو جاتی ہے۔ اور رات کو بھی آنسوؤں سے تر کی جاتی ہے۔ یہ

عجیب قسم کے خدا کے بندے

ہیں۔ پس جب وہ مسلمانوں کے اثر سے مغلوب ہو گیا اور ذہنی طور پر قبول حق کے لئے تیار ہو گیا۔ تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آزاد کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس کے بند کھول دو اب یہ کہیں نہیں جا سکتا۔ مراد یہ تھی کہ یہ اب اسلام کے حسن کا آشنا گرویدہ ہو چکا ہے۔ اب یہ بند کھول بھی دو گے تب بھی دوبارہ غلام بن کر آئے گا اور ایسا ہی ہوا۔

پس حسن عمل میں حکمت کے ساتھ ایسا فعل کریں جو صرف ظاہر میں اچھا نظر نہ آئے بلکہ اس کے حسن میں گہرائی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی حکمت کا دامن چھوڑ کر کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے۔ ہر فیصلہ کے پیچھے حکمت کارفرما ہوتی۔ آپ کا ہر فیصلہ بڑا گہرا اور حکمت کا سرچشمہ دکھائی دیتا ہے۔ آپ کسی واقعہ پہ ٹھہر کر غور کریں اور اس کے اندر تہہ تک غوطہ لگا دیں۔ آپ کو موتی مل جائیں گے۔ آپ تلاش کریں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جس کے اندر گہرے حکمت کے موتی پوشیدہ نہ ہوں۔

غرض یہ وہ طریق ہے جو قرآن کریم نے سکھایا اور یہ وہ نتائج ہیں جو قرآن کریم کے بیان کے مطابق لازماً نکلا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے زمانہ میں بھی نکلے ہم نے بھی اپنی آنکھوں سے بارہا یہ نتیجے نکلتے دیکھے ہیں۔ ابھی چند ہفتے ہوئے لاہور میں اکٹھے بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ کسی گھر میں مدتوں سے ایک خاتون رہ رہی تھیں۔ وہ احمدی نہیں ہوتی تھیں بلکہ مخالفت بھی کرتی تھیں بحثیں بھی کرتی رہیں۔ اب جب وہ احمدی ہوئیں تو اس وقت پھر اس آیت فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کا جلوہ ہم نے دیکھا۔ چنانچہ وہ

احمدی ہونے کے بعد

کئی دن روتی رہیں کہ میں احمدی تو ہو گئی ہوں مگر جو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیا کرتی تھی مجھ میں بخشی بھی جاؤں گی یا نہیں۔ مجھے یہ دکھ ہو رہا ہے۔ شدید بے قرار تھی۔ ان کے گھر والوں نے تسلی دی پیار کا سلوک کیا تب بڑی مشکل سے ان کو اطمینان نصیب ہوا۔

پس یہ کوئی ایسی آیت نہیں جو گذشتہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہو۔ یہ تو ایک جاری و ساری زندہ آیت ہے۔ چونکہ وہ لوگ جن کے ساتھ اس کا واسطہ تھا وہ مسلسل حسن سلوک کرتے رہے انہوں نے مخالفتیں بھی برداشت کیں گالیاں بھی سنتے رہے لیکن انہوں نے کوڑی کی بھی پرواہ نہیں۔ اپنے حسن سلوک میں کوئی کمی نہیں کی اور جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے صبر کو ہمیشہ میٹھے پھل لگتے ہیں، وہ میٹھے پھل بھی ہم نے دیکھے یعنی

شدید مخالفت کرنے والے لوگ

اچانک جاں نثار دوست بن گئے۔

غرض اس طریق پر اگر آپ داعی الی اللہ بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر میں انشاء اللہ ایک انقلاب پیدا ہونا شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر داعی الی اللہ کو میٹھے پھل عطا فرمائے گا، اس لئے صبر کریں اور دعائیں کریں۔ اور خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے باوجود راضی رہیں اور اپنی شکایتیں لوگوں سے نہ کریں بلکہ اللہ ہی سے کریں وہ کافی ہے نعم المولیٰ و نعم الوکیل اس سے بہتر کوئی اور مولیٰ نہیں ہے۔ اس کا سہارا آپ کو مل جائے تو کسی اور سہارے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے اور پھر وہ آپ کا بہترین وکیل ہے آپ کے سب جھگڑے وہ اپنے فضل سے طے کروائے گا اور سب سے زیادہ توکل کے لائق ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ساری جماعت جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بہترین رنگ میں داعی الی اللہ بن جائے کیونکہ زمانہ کے تیور بگڑ چکے ہیں۔ خوفناک بلاکتیں منہ پھاڑے تیزی کے ساتھ دنیا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ وقت گذر گیا تو پھر یہ قومیں آپ کے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔ آج نفسیاتی لحاظ سے اس سے بہتر اور کوئی وقت نہیں ہے کہ آپ ان کو حق کی طرف بلائیں اور ان کے لئے امن کا انتظام کریں

ورنہ اگر عالمی مصیبتیں ٹوٹیں تو پیشتر اس کے کہ ہم دنیا کو ہدایت دے سکیں۔ کہیں بدوں کے ساتھ نیک بھی پس کر نہ رہ جائیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس عذاب سے ڈرو جس میں بدوں کے ساتھ نیک بھی پیس جایا کرتے ہیں یہ بھی قرآن کریم کا کمال ہے کہ کوئی بھی صورتِ حال ہو اس کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جسے قرآن کریم بیان نہ کرتا ہو نہ چھوٹی بات چھوڑتا ہے نہ بڑی بات چھوڑتا ہے ایسے استثنائی وقت بھی آجایا کرتے ہیں۔ جب قومیں غفلت کے نتیجہ میں دُنیا کو ہلاک ہونے دیتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر بیچ میں تمہارا بھی حصّہ ہوگا عذاب تو ان کو مل رہا ہوگا لیکن آٹے کے ساتھ گھُن پستا ہے یہاں تو یہ فرما رہا ہے کہ گھُن کے ساتھ آٹا پس جائے گا۔ کیونکہ اکثریت تو گھن کی ہے۔

پس ایسے خوفناک وقت سے بچنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے تبلیغ کے کام کو تیز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آپ کو حوصلہ دے۔ اپنے نشانوں کے ساتھ آپ پر دن کو بھی ظاہر ہو اور رات کو بھی آپ کو یہ محسوس ہو کہ

ایک زندہ خدا ہمارے ساتھ ہے

ایک طاقتور ہستی کی معیت میں بڑھتا ہوا انسان خوف نہیں کھایا کرتا بلکہ دلیر ہو جاتا ہے کہتے ہیں گھر میں بلی بھی شیر ہوتی ہے۔ آپ کا مقام تو اس سے بہت بلند ہے۔ خدا کی حفاظت گھر کی حفاظت سے کہیں زیادہ قوی اور مضبوط حفاظت ہے۔ یہ مقام اپنے دل میں پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ انشاءاللہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی داعی الی اللہ کسی حال میں بھی پھل سے محروم رہے۔ ایک ایک، دو دو، تین تین، چار چار پھل آپ کو لگیں گے جس طرح خدا تعالیٰ کے فرشتے مختلف پروں کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح داعی الی اللہ بھی طاقتوں کے ہوا کرتے ہیں کوئی دو دو، کوئی چار چار پروں والا ہوتا ہے اور کوئی آٹھ آٹھ پروں والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ پھر اس سے بھی بڑھا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی طاقتوں کے پروں میں اضافہ کرتا چلا جائے اور ہمیشہ اس کے فضل کے سایہ تلے آپ آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:-

"نمازیں جمع ہونگی جمعہ تو خیر دو ہی رکعتیں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد میں عصر کی نماز دوگانہ پڑھوں گا جو مسافر ہیں وہ میرے ساتھ سلام پھیریں اور جو مسافر نہیں ہیں وہ جب میں دونوں سلام پھیر لوں پھر کھڑے ہو کر اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کریں"۔

(منقول از الفضل ۱۵ر مئی ۱۹۸۳ء)

قادیان میں عیدالاضحیہ کی پُرمسرت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

قادیان ۱۸ر تبوک ۱۷ ستمبر:۔ آج یہاں ٹھیک نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مقامی احباب اور مضافات سے آئے ہوئے کثیر التعداد مسلمان بھائیوں نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی کی اقتداء میں عیدالاضحیہ کا دوگانہ ادا کیا جبکہ مستورات نے عید کی نماز مسجد مبارک اور دالان حضرت اُم المومنین میں پڑھی۔ نمازِ عید کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ نے موقعہ کی مناسبت سے ایک مختصر مگر انتہائی جامع اور پُر روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں اسلامی عدل و مساوات کی وضاحت فرمائی۔ خطبہ ثانیہ کے دوران محترم موصوف نے دعاؤں کی چند اہم تحریکات فرمانے کے بعد احباب کو آج کی پُرمسرت تقریب خدا اور رسول کے احکام کی روشنی میں منانے کی پُر اثر تلقین فرمائی۔ پُر سوز اجتماعی دعا کے بعد تمام احباب نے باہم ایک دوسرے کو عید کی پُرخلوص مبارکباد دی۔

مقامی انتظام کے تحت حسبِ سابق اس مرتبہ بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مہمانان کرام کی پُرتکلف ضیافت کا وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا گیا تھا۔ چنانچہ نمازِ عید کے معاً بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب، افسر لنگر خانہ کی زیرِ نگرانی کم و بیش ایک ہزار مہمانوں نے کھانا تناول کیا۔ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں بہت سے ذی حیثیت احباب و مستورات تحائف لے کر اپنے غریب بھائیوں اور بہنوں کے گھروں میں گئے۔ شام کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام عید کی خوشی میں مختلف دلچسپ ورزشی مقابلے کروائے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۲) بعد ازاں افریقہ سے آئے ہوئے جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء کی تعارفی تقاریر ہوئیں کانفرنس سے دو ماہ قبل تین طلباء نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیرِ ہدایت کشمیر کی تین جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی فرائض سرانجام دینے کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ چنانچہ عزیز مکرم عمر فاروق ساکن گھانا (مغربی افریقہ) ناصر آباد میں۔ عزیز مکرم عبداللہ حسین صاحب ساکن کینیا (مشرقی افریقہ) یاری پورہ میں مقیم رہ کر نہایت عمدہ طریق سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان تینوں طلباء نے اپنے اپنے ملک میں احمدیت کی اشاعت اور ترقی کے بارے میں مختصر تعارف کروایا اور آخر میں عزیز مکرم عبدالرشید ہارون صاحب ساکن نائیجیریا (مغربی افریقہ) نے بھی جو علمائے سلسلہ کے ہمراہ ہی قادیان سے آئے تھے اپنے ملک میں احمدیت کی ترقی کا تفصیلاً ذکر کیا جس سے حاضرینِ جلسہ محظوظ ہوئے اور غیر از جماعت احباب بہت متاثر ہوئے۔

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلہٗ نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے احباب جماعت اور غیر از جماعت تمام احباب کا شکریہ ادا کیا کہ موسم کی خرابی اور ہلکی بارش کے باوجود اطمینان سے بیٹھ کر جلسہ کی تقاریر میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اور امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دلائل سُنے۔ جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ غلبۂ اسلام اور اشاعتِ اسلام ہمارا مقصد ہے اسی غرض کے پیشِ نظر ہمارے امام خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی آج کل تبلیغی دَورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ فجی۔ آسٹریلیا۔ سنگاپور اور اگر حالات سازگار رہے تو سری لنکا بھی جائیں گے۔ اس دورہ کی کامیابی کے لئے آپ نے احباب سے دُعا کی اپیل کی۔ دورانِ خطاب آپ نے ڈیٹرائٹ (امریکہ) کے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی شہادت کا واقعہ تفصیل سے بیان کرکے فرمایا کہ احمدیت کی آبیاری کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور دعاؤں پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمارے مخالفوں کے حصّہ میں ناکامی ہے پھر ناکامی ہے اور پھر ناکامی ہے۔ اور ہمارے نصیب میں کامیابی ہے پھر کامیابی ہے اور پھر کامیابی ہے۔ نعرہ ہائے تکبیر کے دوران آپ نے اپنے پُرجوش اور ولولہ انگیز خطاب میں یہ دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام کی طرف ہمارے مخالفین کو آنے کی توفیق دے۔ ورنہ اُن کے لئے کوئی ماویٰ و ملجا اور راہِ نجات نہیں ہے۔

صدارتی خطاب کے بعد کچھ انتظامی اعلانات ہوئے بعد ازاں قریباً آٹھ بجے شب جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

انصار اللہ صوبہ کشمیر کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۷/۸۳ کی رات ۹½ بجے محترم بکک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید کی زیرِ صدارت مجلس انصار اللہ صوبہ کشمیر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم عبدالرحیم صاحب اوگامی کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد محترم عبدالحمید صاحب ٹاک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کا عہد دُہرایا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ یاد رہے کہ حضور انور نے کانفرنس اور اجتماع انصار اللہ دونوں تقاریب کے لئے ایک ہی مشترکہ پیغام ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سُنایا۔ اس اجلاس میں مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور۔ مکرم عبدالسلام صاحب لون۔ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ناصر آباد۔ مکرم بشیر الدین صاحب اونہ گام۔ مکرم شمس الدین صاحب ترکہ پورہ بانڈی پورہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ درمیان میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنے مخصوص انداز میں کشمیری زبان میں اپنی اپنی نظم سُنائی۔

اسی رات گیارہ بجے مسجد احمدیہ یاری پورہ میں صوبہ کشمیر کے احمدی شعراء حضرات نے زیرِ صدارت محترم عبدالحمید صاحب ٹاک ایک مجلس مشاعرہ منعقد کی۔ جس میں مکرم نذیر احمد صاحب عادل۔ مکرم نسیم احمد صاحب شاہین مکرم مظفر احمد صاحب ظفر۔ مکرم بشیر احمد صاحب ناصر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے شرکت کی اور اپنا اپنا کلام سُنایا۔

کانفرنس کا دوسرا دن

مورخہ ۲۸/۸۳ کو کانفرنس کا دوسرا دن تھا۔ رات چار بجے محترم عبدالرحیم صاحب اوگامی نے نمازِ تہجد باجماعت پڑھائی۔ اور بعد نمازِ فجر مولانا شریف احمد صاحب امینی نے درس قرآن و حدیث دیا۔ جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو اہم خطبات جمعہ بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سُنائے گئے۔

یاد رہے کہ کانفرنس کے پہلے روز ۲۷/۸۳ کو بعد نمازِ فجر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے درس قرآن و حدیث دیا تھا۔ اسی طرح مورخہ ۲۹/۸۳ کو عزیز مکرم عبداللہ حسین صاحب ساکن کینیا (مشرقی افریقہ) نے درس دیا تھا۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۸/۸۳ کو صبح ۸½ مسجد احمدیہ یاری پورہ

کے ۹ بجے صحن میں زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار محمد کریم الدین صاحب شاہد نے کی۔ اور عزیزم مکرم محمود احمد صاحب ٹاک نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے کشمیری زبان میں کی۔ انہوں نے سورۃ العصر کی روشنی میں ایمان اور اعمالِ صالحہ کے باہم ربط کا ذکر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو اس کے مطابق اپنی زندگیوں ڈھالنے۔ قرآنی ارشاد اور احادیث نبویہ کے مطابق والدین سے حسنِ سلوک کرنے۔ انفاق فی سبیل اللہ میں مسابقت اختیار کرکے باشرح چندہ جات کی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر خاکسار محمد کریم الدین شاہد نے کی۔ خاکسار نے آیت کریمہ کنتم خیر اُمۃٍ اُخرجت للناس ...... الآیہ کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اور ہماری ذمہ داریاں بیان کیں اور اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض چیدہ چیدہ اقتباسات حاضرین کو سنا کر اپنے بلند روحانی مقام کو شناخت کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تلقین کی۔

بعدازاں مکرم عبدالمومن صاحب ٹاک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر محترم مولانا امینی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب جماعت کو اپنے عملی نمونہ کو درست کرنے اور تبلیغ کے کام میں آگے بڑھنے اور تربیتِ اولاد کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین کرتے ہوئے رشتہ ناطہ اور دیگر امور میں رُونما ہونے والے اختلافات کو ختم کرنے کی اپیل کی۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلعم کی معروف زندگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے احباب کو اسوۂ رسول صلعم اپنانے کی تلقین کی۔

صدارتی خطاب کے ساتھ ہی دس بجے دن یہ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مشاورتی اجلاس

مورخہ ۲۸/۸/۸۳ کو صبح ۸ بجے سے لے کر ۱۱ بجے گیارہ بجے تک جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی مشاورتی کمیٹی اور تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کا مشترکہ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں تبلیغی، تربیتی، تنظیمی وغیرہ امور کا تفصیل جائزہ لیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔

اجلاس عام

مورخہ ۲۸/۸/۸۳ کو کانفرنس کا دوسرا اجلاس ٹھیک بارہ بجے دن زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوت و تبلیغ قادیان شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود مبلغ آسنور نے کی اور مکرم محمد الیاس صاحب لون نے نظم پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگامی نے کشمیری زبان میں کی۔ آپ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلعم" کے عنوان پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفانِ کے متعدد اشعار پیش کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُن عاشقانہ جذبات کی وضاحت کی جو آنحضرت صلعم کی محبت میں آپؑ نے بیان فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں فارسی اور اُردو منظوم کلام سے بھی اپنے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں عشقِ رسول صلعم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

دوسری تقریر محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب نے زیر عنوان "اسلحہ سازی کی دوڑ اور امنِ عالم" پر کی۔ آپ نے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کی تفصیل اور اس کے تباہ کن اثرات کا وضاحت سے ذکر کیا۔ اور احبابِ جماعت سے اپیل کی کہ وہ ان ہتھیاروں کے خطرناک اثرات کے ازالہ کے لئے خصوصی طور پر دُعاؤں پر زور دیں۔

تیسری تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "عقائد احمدیت" کے موضوع پر فرمائی آپ نے مخالف مولویوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے تمام ارکانِ اسلام کی پابند ہے جہاد کا صحیح اسلامی نظریہ بیان کرکے اس اعتراض کا رد کیا کہ جماعت احمدیہ جہاد کی قائل نہیں۔ اسی طرح وفاتِ مسیح۔ بعثتِ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات نیز فارم بیعت کے الفاظ و شرائط پڑھ کر حاضرین کو بتلایا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلعم کو سچے دل سے خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے

اس تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناز نے کشمیری زبان میں آنحضرت صلعم کی شان میں اپنی بنائی ہوئی ایک نعت کا ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

نعت کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلّہ نے ایک نہایت برجستہ اور ولولہ انگیز خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ کاملہ کے اظہار کے لئے آنحضرت صلعم کو رحمۃٌ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہایت مختصر اور جامع الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ کان خلقہ القرآن۔ اور آج کے موجودہ دَور میں صرف جماعت احمدیہ ہی کو اس قرآنی اخلاق و تعلیمات کو اپنانے اور دُنیا میں ... کا ... ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو دلائل کے ساتھ حجت و برہان کے ساتھ اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہیں اور یہ تعلیم ہم ساری دُنیا میں سچی انسانی ہمدردی کے ناطے پیش کرتے ہیں۔ اور آج دُنیا میں پائیدار امن اور سچی خوشحالی صرف اور صرف قرآنی تعلیمات کو اپنانے میں ہی ہے۔ آپ نے آزادیٔ مذہب وضمیر کے بارے میں دستورِ ہند میں دیئے گئے حقوق کا ذکر کرکے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے مذہب یا فرقہ والے کو گالی گلوچ دی جائے یا اُن کے اموال و نفوس کو نقصان پہنچایا جائے یا اُن کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا باوجود ہر قسم کی مخالفت کے جماعت احمدیہ ہر لحاظ سے برابر ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ جماعت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ آخر میں آپ نے احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی کہ قرآن مجید اور اُسوۂ رسول صلعم کو حرزِ جان بناؤ۔ اپنی زندگیاں خدمتِ خلق اور مخلوقِ خدا کی سچی ہمدردی میں گزارو۔ نفرت کی آگ کو اپنی محبت کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔ اور زندگی کے آخری لمحات تک اسلام کی اشاعت و خدمت میں لگے رہو۔

بعدہٗ صدر جلسہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے اپنے صدارتی خطاب میں کانفرنس کے بخیر و خوبی اور پُر امن اور سنجیدہ ماحول میں اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے موجودہ زمانہ کے بگاڑ کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس فساد کو دُور کرنے کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام مبعوث کئے گئے ہیں۔ آپ نے غیر از جماعت احباب کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے اور اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرنے کی اپیل کی۔ اس تعلق میں آپ نے تاریخ احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کے نتیجہ میں بعض احباب کی حق کی طرف راہ نمائی کی۔ آپ نے فرمایا بعثتِ مسیح موعودؑ اُمتِ محمدیہ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ اس لئے اس کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور اس تعلق میں خدا تعالیٰ سے استخارہ کریں۔

صدارتی خطاب کے بعد محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے تقریر کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی پر اظہارِ مسرت کیا۔ اور تمام احبابِ جماعت اور حاضرینِ جلسہ اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد دام ظلّہ۔ علمائے سلسلہ۔ افسران طلباء۔ قادیان سے آمدہ طالبوں اور حکومت کے تمام افسران خصوصاً افسران پولیس بجلی ڈپارٹمنٹ سپلائی اور دیگر تمام منتظمین اور مقامی غیر از جماعت کا بھی جنہوں نے اپنے برتن اور بستر وغیرہ دے کر پُر خلوص تعاون کیا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی جس کے ساتھ ہی جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی دسویں سالانہ کانفرنس ٹھیک تین بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسے کے اختتام کے بعد اسی دن تمام نمائندگان اپنی اپنی جماعتوں کو واپس روانہ ہوئے۔ جبکہ محترم صاحبزادہ صاحب اور علمائے سلسلہ اور قادیان کے مہمانانِ کرام مورخہ ۲۹/۸/۸۳ کو کاٹھ پورہ میں محترم غلام محمد صاحب لون کے ہاں ضیافت میں شریک ہونے کے بعد اپنے اپنے پروگرام کے ماتحت روانہ ہوئے۔ چونکہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کو اڑیسہ کے دورہ پر بھی جانا تھا اس لئے آپ واپس قادیان تشریف لے گئے۔

مورخہ یکم ستمبر کو پالسو میں زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم عبدالرحیم صاحب راٹھور نے تقریر کی۔ بعد ازاں صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ ہندو بھی شریک ہوئے۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۲/۹/۸۳ کو مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کی دعوت پر محترم مولانا امینی صاحب اور خاکسار ناصر آباد گئے۔ جہاں اسی رات مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت ناصر آباد۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد اور مولانا امینی صاحب نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

● مورخہ ۹/۲/۸۳ کو رشی نگر میں بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب دام ظلّہٗ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء سنایا گیا جس کا کشمیری خلاصہ مکرم عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت نے بیان کیا بعد ازاں خاکسار اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مختلف تربیتی امور کے بارے میں تربیتی تقاریر کیں۔ رشی نگر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا قیام مع اہل خاندان مکرم دل محمد صاحب میر کے گھر پر تھا جبکہ مبلغین کا قیام

عبد السلام صاحب لون صدر جماعت کے ہاں تھا۔

★— مورخہ ۳۰/۸/۸۳ کو محترم صاحبزادہ صاحب رشی نگر سے ماندوجن روانہ ہوئے۔ جہاں آپ کے دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔ بعدۂ آپ شورت تشریف لائے۔ جہاں پر بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد حضور انور کے خطبہ جمعہ ۱۲/۸/۸۳ کا کیسٹ سُنایا گیا۔ جس کا کشمیری زبان میں خلاصہ مکرم محمد عبد اللہ صاحب برط صدر جماعت شورت نے بیان کیا۔ بعد ازاں نظم پڑھی گئی۔ اور صدر جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ پھر خاکسار اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی اور محترم صاحبزادہ صاحب نے تربیتی تقاریر کیں۔ یہاں رات کا کھانا مکرم بشیر احمد صاحب زائر کے پاس تھا۔ کھانے سے فراغت کے بعد محترم میاں صاحب اور مبلغین ناصر آباد آ گئے۔

★— ناصر آباد میں محترم صاحبزادہ صاحب کا قیام مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت کے مکان پر رہا۔ جب کہ مبلغین کا قیام مکرم غلام نبی صاحب بڈر کے گھر پر تھا۔ مورخہ ۳۱/۸/۸۳ کو ناصر آباد میں لجنات اماء اللہ کشمیر کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس کی مفصل رپورٹ لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ انشاء اللہ دی جائے گی۔ ۳۱ کی رات مکرم غلام نبی صاحب بڈر نے محترم صاحبزادہ صاحب اور افرادِ خاندان نیز مبلغین و مرکزی نمائندگان کی ضیافت کا اہتمام کیا جبکہ اگلے دن صبح کا ناشتہ مکرم عبد المنان صاحب راتھر نے پیش کیا۔

★— مورخہ ۲ ستمبر کو جمعہ تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ہاری پاری گام میں۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے یاری پورہ میں اور خاکسار نے آسنور میں جمعہ پڑھایا۔

★— مورخہ ۳ و ۴ ستمبر کو آسنور میں مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کا سالانہ دو روزہ اجتماع منعقد ہوا جس میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب (دام ظلہ) مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ اور مرکزی مبلغین نے بھی شرکت کی۔ اس کی مفصل رپورٹ بذریعہ خدام الاحمدیہ بعد میں دی جائے گی۔

★— مورخہ ۶/۹/۸۳ کو شام ۵½ بجے مسجد احمدیہ سری نگر میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سری نگر۔ خاکسار محمد کریم الدین شاہد اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں مبلغ کے نو تعمیر شدہ کوارٹر میں اجتماعی دُعا ہوئی۔ اس موقع حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

★— مورخہ ۸ ستمبر کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بھدرواہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل اور خاکسار نے تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔ اسی طرح مورخہ ۹ ستمبر کو بھی بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے سیرت آنحضرت صلعم پر اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے موعود اقوامِ عالم کے موضوع پر تقادیر کیں +

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُتر پردیش بمقام ساندھن

بتاریخ یکم و دو اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ و اتوار

اُتر پردیش کی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال صوبائی کانفرنس ساندھن ضلع آگرہ میں یکم اور ۲ اکتوبر کو منعقد ہو رہی ہے۔ ساندھن وہ اہم جگہ ہے جو شدھی کے زمانہ میں تبلیغی سنٹر رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور جماعتِ احمدیہ کے متعدد بزرگ وہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ نے حال ہی میں وہاں پختہ مسجد تعمیر کی ہے۔ جس کا افتتاح اس موقع پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان فرمائیں گے۔

ساندھن پہنچنے کے لئے چھوٹی لائن پر واقع اچھنیرہ (ACHNERA) اسٹیشن پر اُترنا ہوتا ہے۔ اچھنیرہ سے ۴ میل کی دوری پر ساندھن واقع ہے۔ وہاں تک پختہ سڑک ہے۔ بسیں اور تانگے وہاں پہنچنے کے لئے ہر وقت ملتے ہیں۔ آگرہ اور متھرا سے اچھنیرہ کو بسیں بھی جاتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریکِ جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

تحریکِ جدید کے مالی سال کا اختتام ۳۱ اکتوبر کو ہوتا ہے۔ دفتر اول۔ دفتر دوم۔ دفتر سوم کے لئے جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ انہیں خصوصًا تحریک کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی فرماکر آخر اکتوبر تک ادائیگی فرمادیں۔ اگر ادائیگی نہ کی گئی تو یکم نومبر کے بعد ان کے ذمہ یہی رقوم بقایا ہو جائیں گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے اس بارے میں پُرزور تلقین فرمائی تھی۔ کہ احباب مالی سال کے ابتدائی چار ماہ تک ادائیگی کر دیا کریں۔ تو یہ زیادہ ثواب کا باعث ہوگا۔ جو لوگ آخر میں ادائیگی کرنے کے عادی ہوتے ہیں وہ اکثر اپنے وعدوں کی ادائیگی کرنا بھول جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آئندہ سالوں میں اُن کے ذمہ بقایا ہو کر وہ بقایا دار شمار ہوتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ وعدہ کرنے کے ساتھ یکمشت ادائیگی کر دی جائے۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زرّین ارشاد قابل توجہ ہے۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے بھی نہیں سکتے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے والوں کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔"

پس جن احباب نے تاحال اپنے وعدوں کی ادائیگی نہیں کی۔ مہربانی فرماکر وہ جلد از جلد اپنے وعدوں کی رقوم اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال و تحریک جدید کو جمع کروا دیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

سوانح حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کے سوانح و سیرۃ پر مشتمل کتاب ان کے ایک فرزند تالیف کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو احباب کچھ لکھ کر دے سکیں ضرور لکھ دیں۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہٰذا گذارش ہے کہ مولانا مرحوم کے حالات زندگی کے بارے میں احباب اپنے تاثرات جلد تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

•— مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ •— محترمہ سیدہ ساجدہ خاتون صاحبہ سونگھڑہ (اڑیسہ) اپنی بڑی ہمشیرہ محترمہ سیدہ لسیحہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سورو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے۔ •— مکرم بی ایم بشارت احمد صاحب بنگلور اپنی والدہ محترمہ اختر بیگم صاحبہ اور والد محترم بی ایم بشیر احمد صاحب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے •— مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور اپنی لڑکی بچی کی B.U.M.S. کے تیسرے سال میں نمایاں کامیابی اور تمام اہل خانہ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے •— مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان اپنی ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ مقیم ربوہ کی کامل صحت و شفایابی اور اپنے بھائی و دود احمد صاحب مقیم کینیڈا کو باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے •— مکرم منور احمد صاحب صدیقی کانپور اپنے والدین کی صحت و عافیت، اور درازیٔ عمر کے لئے •— عزیز محمد سلیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی ممانی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ساکن چار کوٹ (علاقہ پونچھ) کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

(۱) — افسوس میری والدہ محترمہ سیدہ عائشہ بانو بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی نور محمد صاحب مرحوم سابق پراونشل امیر صوبہ اُڑیسہ و ریٹائرڈ ڈی ایس پی مورخہ ۲۰/۸/۸۳ کو بوقت دو بجکر چالیس منٹ پر ہم سب سے جُدا ہوکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کی حامل تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند اور بکثرت ذکر الٰہی کرنے والی موصیہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ اُنکی مغفرت فرمائے اور ہم سب لواحقین ...

... کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔ خاکسار۔ محمد عثمان نور احمدی بھدرک (اُڑیسہ)

(۲) — مظفر گڑھ (پاکستان) سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم و محترم عبد الرؤف صاحب لودھی وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ قریشی سعید احمد درویش قادیان

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۵۰۲: — میں صورت الزمان ولد منگل الزمان صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۳ء ساکن ۶۵ بونا مالی گوسل لین ڈاکخانہ کلکتہ ۳۰۰۰۰۳ ضلع ۲۴ پرگنا صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۸۲ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) — میری غیر منقولہ جائیداد میں میرا آبائی مکان ہے جس پر میرے دوسرے بھائی قابض ہیں اور اس کی تا حال تقسیم نہیں ہوئی۔ البتہ عدالت میں کیس چل رہا ہے۔ فیصلہ ہو جانے پر ۲ ڈ کٹھا زمین اور مکان ملے گا جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہو گی انشاء اللہ میرا حصہ مجھے مل جانے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) — میری منقولہ جائیداد میں میری ایک سائیکل اور گھر کا دوسرا مستعمل سامان ۱۰۰۰/- روپے کی مالیت کا ہو گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۳) — میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- بصورت ملازمت ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ سمجھی جائے گی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
غلام علی	صورت الزمان	سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

وصیت نمبر ۱۴۵۷۳: — میں محمد سبحان حسن احمدی ولد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر حال مقیم حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۸۲ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اس وقت مبلغ یکصد روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ	محمد سبحان حسن	سیٹھ محمد الیاس والد موصی

وصیت نمبر ۱۴۵۷۴: — میں بشریٰ مبارکہ بنت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر حال مقیم حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۸۲ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

طلائی چوڑیاں ۳ تولہ	۴۸۰۰
موتی کے ٹالیس ۲ جوڑ	۱۵۰۰
میزان	۶۳۰۰

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ یکصد روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔	بشریٰ مبارکہ	سیٹھ محمد الیاس والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۵۷۵: — میں شاہدہ نسرین بنت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر حال مقیم حیدر آباد۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۸۲ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

طلائی چوڑیاں ۳ تولہ	۴۸۰۰
موتی کے ٹالیس ۲ جوڑ	۱۵۰۰
میزان	۶۳۰۰

اس کے علاوہ مجھے اس وقت مبلغ یکصد روپے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ	شاہدہ نسرین	سیٹھ محمد الیاس والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۶۱۶: — میں وسیم احمد ولد مکرم غلام محمد و علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شنکرپور ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۸-۸۲ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱ — جائیداد زمین ۶۵-۰ ڈسمل قیمت ۵۵۰۰ واقعہ یوسف پور تحصیل بھدرک کھاتہ نمبر ۲۵۱ پلاٹ نمبر ۳۲۹

(۲) دستی گھڑی	۱۰۰
میزان	۵۶۰۰

اس کے علاوہ خاکسار کو ٹیوشن پڑھانے سے ایک صد روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
نور محمد شاہ احمدی	وسیم احمد	حاتم خان احمدی

وصیت نمبر ۱۴۶۲۲: — میں محمد یعقوب جاوید ولد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب قوم احمدی پیشہ دستکاری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۸۳ء حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) — میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

(۲) — اس وقت میری منقولہ جائیداد حسبِ ذیل ہے۔

گھڑی سٹیزن تین سال قبل خرید کردہ جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں

اپنے والد صاحب کے ساتھ ریڈیو کی دوکان پر کام کرتا ہوں جس سے مجھے تین صد روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اپنی اس جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد و آمد اس کے بعد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

بدر الدین عامل بھٹہ — محمد یعقوب جاوید — محمد احمد خان درویش

وصیت نمبر ۱۴۶۲۵: — میں ناصر محمود خاں ولد چوہدری عمر الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ خاکسار اس وقت طالب علم ہے اور والد صاحب کی طرف سے ماہانہ ۱۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

عمر الدین خان درویش — ناصر محمود خان — محمد یوسف گجراتی

گواہ شد۔ رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید۔

وصیت نمبر ۱۴۶۲۶: — میں محمد ابراہیم شاہ ولد محمد سید شاہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۲-۲/۸۰ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ خاکسار اس وقت طالب علم ہے۔ اس لئے کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ لیکن ثواب کی خاطر ۵/- روپے ماہوار حصہ آمد میں ادا کیا کرونگا۔ اس کے بعد جب میری ماہوار آمد یا جائیداد ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دونگا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

غلام قادر درویش قادیان — محمد ابراہیم شاہ — شاہد احمد قاضی

وصیت نمبر ۱۴۶۲۸: — میں ماسٹر عبد الرزاق منڈاشی ولد جمال دین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن بھدرواہ ڈاکخانہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۱۲/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

غیر منقولہ جائیداد میں ایک عدد مکان جس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے ہے۔ منقولہ جائیداد میں مبلغ ۶۰۰/- روپے جمع شدہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے بصورت پنشن مبلغ ۲۳۷/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ انشاء اللہ تا زندگی اس ماہوار آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حصہ آمد میں ادا کرتا رہوں۔ میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا کوئی مزید آمد کی صورت پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اسی طرح میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد میری ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

عبد الغفار صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ — عبد الرزاق — محمد عبد اللہ منڈاشی بھدرواہ

وصیت نمبر ۱۴۶۳۰: — میں امۃ الرشید زوجہ مکرم محمد سلیم زاہد قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۳/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ زیورات طلائی:—

ہار ایک عدد انگوٹھی ایک عدد وزن ۱۹.۲۰۰ - بالی ایک جوڑا دو عدد وزن ۷.۵۰۰ - کڑے ایک جوڑا دو عدد وزن ۱۹.۸۳۰ - انگوٹھی ایک عدد وزن ۵.۱۰۰ - کانٹے ایک جوڑا وزن ۱۰.۰۵۵ = کل وزن ۶۱.۶۴۰ گرام۔ کل قیمت بحساب ۱۶۸۰/- فی تولہ ۱۰۳۵۳/۸۴ مہر بذمہ خاوند جو ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ۳۱۰۰/- - متفرق زیورات نقری موجودہ قیمت ۱۰۰/- - ایک ریسٹ واچ موجودہ قیمت ۶۰/- = کل میزان ۱۴۱۵۳/۸۴ -

مندرجہ بالا جائیداد مبلغ ۱۴۱۵۳/۸۴ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں اگر اس کے بعد کوئی مزید جائیداد و آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد سلیم زاہد خاوند موصیہ — امۃ الرشید — عبد الحمید ٹاک صدر جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۴۶۴: — میں آدم خاں ولد مصاحب خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پینکال ڈاکخانہ نوا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۳/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی زمین چار ایکڑ موجودہ قیمت	۳۰۰۰۰
مکان تین کمروں پر مشتمل کچا مٹی والا	۲۰۰۰
کل	۳۲۰۰۰

ملازمت سے ماہوار ۶۰۰/- روپے تنخواہ ملتی ہے۔ ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہونگا۔ نیز آئندہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید نصیر الدین انسپکٹر بیت المال آمد — آدم خاں — جمعہ خاں سیکرٹری مالی پینکال

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ قادیان کو بتاریخ ۹/۸۳ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان کا پوتا اور مکرم محمد دین صاحب بدر درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے از راہِ شفقت بچے کا نام **"طاہر احمد"** تجویز فرمایا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم منیر احمد صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک صالح خادم دین بنائے اور درازی عمر روشن مستقبل سے نوازے۔ آمین خاکسار۔ ادریس احمد اسلم نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۶/۹/۸۳ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ بنت مکرم عبد الحمید صاحب مومن درویش قادیان کا نکاح مکرم ریاض احمد خان صاحب ایم اے آف میرٹھ (یوپی) ولد مکرم نیاز احمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبد الحمید صاحب مومن نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

امسال ۱۲ ، ۱۳ ، اکتوبر ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں منعقد ہونا قرار پایا ہے

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال ۱۲ ، ۱۳ ، اکتوبر ۱۹۸۳ء کی تاریخوں میں بروز بدھ و جمعرات سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت و زعمائے کرام و ناظمین ضلع و ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس روحانی و علمی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین و نمائندگان و زعمائے کرام سالانہ اجتماع میں شرکت فرماسکیں کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونا ضروری امر ہے۔

- ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین ضلع۔ زعمائے کرام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے۔
- جو دوست تقریری پروگرام میں حصہ لینا چاہیں اطلاع دیں اور یہ بھی کہ کس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔
- ہر مجلس کے زعیم صاحب "سالانہ اجتماع" مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کی فہرست تیار کی جائے اور قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔
- ابھی سے دور دراز سے تشریف لانے والے اراکین و نمائندگان اپنی ریزرویشن کروالیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ اور جن احباب کی واپسی پر امرتسر سے اپنے وطن تک ریزرویشن کرانی مقصود ہو اس سے بھی اطلاع دیں۔
- چونکہ سالانہ اجتماع کے مصارف کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری امر ہے۔ اس لئے زعماء کرام سالانہ اجتماع کا چندہ جلد از جلد انصار بھائیوں سے وصول کر کے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی سالانہ اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ، اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دُعا

گذشتہ فروری میں یہ عاجز دل کے حملہ کیوجہ سے ہسپتال میں داخل ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آہستہ آہستہ آرام آگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ تاحال طبیعت بالکل سنبھلی نہیں۔ کمزوری بدستور ہے۔ اور اس حملہ کا اثر پوری طرح دور نہیں ہوا۔ اسی طرح عاجز کی نواسی عزیزہ رفیقہ لبشریٰ بھی دو ہفتوں سے زیادہ عرصہ سے بیماری چلی آرہی ہے۔ علاج معالجہ باقاعدگی سے جاری ہے لیکن تاحال کوئی نمایاں فرق نہیں ہوا۔ اسیطرح نواسہ عزیز مبارک احمد سلمہٗ بھی ملیریا کے شدید حملہ سے بیمار ہے۔ ہم سب کی کامل صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید شاہ محمد عفی عنہٗ باندونگ (انڈونیشیا)

آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مُسلم کانفرنس

جیسا کہ احباب کو آگاہ کیا جاچکا ہے کہ آل مہاراشٹر و گجرات احمدیہ مُسلم کانفرنس انشاءاللہ تعالیٰ ۲۲ ، ۲۳ ، اکتوبر ۱۹۸۳ء کو بمبئی میں منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم سیّد شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

کانفرنس سے قبل پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام رکھا گیا ہے۔ بمبئی جماعت تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہے اس لئے وہ دوسری جماعتوں کے افراد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے کم از کم پندرہ روز کانفرنس سے قبل تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں۔ جو احباب داعی الی اللہ بنتے ہوئے اپنے دو ہفتے بمبئی اور گرد و نواح میں تبلیغ کے لئے وقف فرمائیں براہ کرم وہ اپنے اسماء گرامی سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ ایسے احباب کو جماعت احمدیہ بمبئی رہنے کی سہولت الحق بلڈنگ میں دے گی۔ بقیہ اخراجات انہیں از خود برداشت کرنے ہونگے۔

جو احباب کانفرنس میں شرکت فرمانے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ کانفرنس کے ایام میں ان کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ لیکن جو افراد اپنے اخراجات پر کسی ہوٹل میں ٹھہرنا چاہیں براہ کرم وہ بھی مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کمرہ بُک کروایا جاسکے۔ اسی طرح بمبئی سے واپسی کے لئے اگر ریزرویشن کروانی مقصود ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ عموماً یہاں سے ریزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو تو احباب کو واپسی سفر میں سہولت ہوگی۔

جماعتِ احمدیہ بمبئی جملہ احباب کرام سے اس کانفرنس کے کامیاب و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواستِ دُعا کرتی ہے۔

المعلن۔ محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مُسلم مشن بمبئی۔

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

برائے صوبہ تامل ناڈو و کیرالہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ تامل ناڈو و کیرالہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۶ ، ۸۳ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران، مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

پہنچنے کی تاریخوں کی اطلاع متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال صاحبان کو بذریعہ خطوط کر دی جائے گی۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی شمس الحق خانصاحب معلم وقفِ جدید

برائے صوبہ بہار و اُڑیسہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بہار و اُڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۳ ، ۸۳ سے مکرم انسپکٹر صاحب موصوف وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران، مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

پہنچنے کی تاریخوں کی اطلاع متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال صاحبان کو بذریعہ خطوط کر دی جائے گی۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دُعائے مغفرت

ہماری پیاری شفیق والدہ صاحبہ مورخہ ۲۰ ، ۸ ، ۸۳ کو بوقت ۲ بجے وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے ہم سب بہن بھائیوں کو انکے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خاکسار۔ امۃ القیوم بیگم تالچر ضلع ڈھینکانال (اُڑیسہ)

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA – 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"۔
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"مَیں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"۔
("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.
2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 39.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

HM — ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار — HM
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 – SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADAN PURA,
P.O. BOX : 4583.
BOMBAY – 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS.
D/NO. 2/54 (1)
MAHADEV PET,
MADIKERI – 571201
(KARNATAK)

ریگزین- فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین- معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس - سکول بیگ - ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس - منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز ●●

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :- "ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم سیکھنا فرض ہے۔" (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔" (کشتی نوح)

مِلین موٹرس

پیشکش :- محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز مِلین موٹرس

۳۲ - سیکنڈ لین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

اِرشادِ نبوی

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ :- تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD,

KASTURBANAGAR BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS.

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶

ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہونس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل - نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!